Postal Reg. No. L/P/ GDP-1 DEC 2006

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 55

شمارہ 28

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

16 جمادی الثانی 1427 ہجری 13 وفا 1385 ہش 13 جولائی 2006ء

اخبار احمدیہ

قادیان 8 جولائی (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔ کل حضور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید و نصرت میں ظاہر ہونے والے خدا تعالیٰ کے نشانات کا ایمان افروز تذکرہ کیا۔ احباب حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی ودرازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! شیطان کے قدموں پر مت چلو

ارشاد باری تعالیٰ عزّوجلّ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّیۡطٰنِ ؕ وَمَنۡ یَّتَّبِعۡ خُطُوٰتِ الشَّیۡطٰنِ فَاِنَّہٗ یَاۡمُرُ بِالۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ ؕ وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَتُہٗ مَا زَکٰی مِنۡکُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰکِنَّ اللّٰہَ یُزَکِّیۡ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ۔

(سورۃ النور آیت ۲۲)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! شیطان کے قدموں پر مت چلو اور جو کوئی شیطان کے قدموں پر چلتا ہے تو وہ تو یقیناً بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں کا حکم دیتا ہے اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی ایک بھی کبھی پاک نہ ہو سکتا۔ لیکن اللہ جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے اور اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کچھ دعائیہ کلمات سکھائے اور دعائیہ کلمات سکھانے میں آپ کا انداز وہ نہ ہوتا تھا جو تشہد سکھاتے وقت ہوتا تھا۔ وہ کلمات یہ ہیں کہ:

''اے اللہ! ہمارے دلوں میں محبت پیدا کر دے اور ہماری اصلاح کر دے اور ہمیں سلامتی کی راہوں پر چلا اور ہمیں اندھیروں سے نجات دے کر نور کی طرف لے جا۔ اور ہمیں ظاہری اور باطنی فواحش سے بچا۔ اور ہمارے لئے ہمارے کانوں میں، ہماری آنکھوں میں، ہمارے دلوں میں، ہماری بیویوں میں اور ہماری اولادوں میں برکت رکھ دے۔ اور ہم پر رجوع برحمت ہو۔ یقیناً تو ہی توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر کرنے والا اور ان کا ذکر خیر کرنے والا اور ان کو قبول کرنے والا بنا اور اے اللہ ہم پر وہ نعمتیں مکمل فرما''

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب التشہد)

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

''تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر۔ اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خودپسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو۔...... خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔ اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا...... تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جائے''

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۲۔۱۳)

''خدا تعالیٰ کی تجلیات اور رحمتوں کے ظہور کیلئے دُعا کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ اس لئے اس پر ہمیشہ کمربستہ رہو اور کبھی مت تھکو۔ غرض اصلاح نفس کیلئے اور خاتمہ بالخیر ہونے کیلئے نیکیوں کی توفیق پانے کے واسطے دوسرا پہلو دعا کا ہے اس میں جس قدر توکل اور یقین اللہ تعالیٰ پر کرے گا اور اس راہ میں نہ تھکنے والا قدم رکھے گا اسی قدر عمدہ نتائج اور ثمرات ملیں گے۔ تمام مشکلات دور ہو جائیں گی اور دعا کرنے والا تقویٰ کے اعلیٰ محل پر پہنچ جاوے گا۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کسی کو پاک نہ کرے کوئی پاک نہیں ہو سکتا۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید و نصرت میں ظاہر ہونے والے

خدا تعالیٰ کے نشانات کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 7 جولائی 2006ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا گزشتہ خطبے میں مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید و نصرت میں اللہ تعالیٰ کے ان نشانات کا ذکر کیا تھا جو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر دکھائے یعنی سورج چاند کا گرہن۔ پھر زمین میں آفات کی صورت میں ظاہر ہونے والے نشانات، پھر ایسے علمی نشانات جس کی اس زمانہ میں کوئی نظیر نہیں پیش کر سکتا۔ فرمایا آج میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نشانات جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں ظاہر فرمائی اس کی چند مثالیں پیش کروں گا۔ جس میں دشمنوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ آپ کو دنیا کے سامنے رسوا اور خائب و خاسر کیا جائے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہر موقع پر آپ کی مدد فرمائی اور دشمن کی ہر کوشش ان پر الٹی پڑ گئی اور ان کی طاقت، قوت، حکومت ان کے کام نہ آئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں میرے لئے بھی 5 ایسے مواقع پیش آئے جن میں عزت و جان نہایت خطرے میں پڑ گئے ایک وہ موقعہ جب مجھ پر ڈاکٹر مارٹن کلارک نے خون کا مقدمہ کیا تھا دوسرے وہ موقعہ جبکہ پولیس نے ایک فوجداری مقدمے میں مسٹر ڈوئی صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی کچہری میں چلایا تھا تیسرے وہ فوجداری مقدمہ جو ایک شخص کرم دین نے بمقام جہلم میرے پر کیا تھا پھر چوتھے وہ

(باقی صفحہ 14 پر دیکھیں)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہفت روزہ بدر قادیان | اداریہ | 13 جولائی 2006

رابطۂ بیعت اور وقف عارضی

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قادیان تشریف آوری کے موقع پر احباب جماعت ھندوستان بالخصوص مبلغین کرام کو یہ نصیحت فرمائی ہے کہ گزشتہ سالوں میں جو لوگ لاکھوں کی تعداد میں جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے ہیں اور جن میں سے بعض رابطہ نہ رہنے کی وجہ سے یا شدید مخالفت کی وجہ سے جماعت کے نظام سے فی الحال کٹ گئے ہیں ایک سکیم کے تحت ایسے لوگوں کو دوبارہ نظام جماعت میں شامل کر کے ان کو جماعت کا ایک فعال حصہ بنایا جائے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی تحریک فرمائی ہے کہ ۲۰۰۸ء تک جس سال کہ جماعت صد سالہ خلافت جوبلی منائے گی ایسے کم از کم ستر فیصد افراد کو نظام جماعت کا حصہ بنا دیا جائے۔

پورے بھارت میں حضور کے اس ارشاد پر کام شروع ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایسے لوگوں سے رابطہ کر کے ان کو پھر سے نظام جماعت میں شامل کیا جا رہا ہے۔ مبلغین و معلمین کرام اور جماعت کے دیگر داعین الی اللہ اس مبارک سکیم پر عمل کرنے میں مصروف ہیں اور الحمد للہ کہ اس کے نیک نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے خصوصی ارشاد کی روشنی میں جب تمام بھارت میں دعوت الی اللہ کی مہم جوبن پر تھی تو اس زمانے میں مبلغین و معلمین کرام کے ساتھ ساتھ سینکڑوں کی تعداد میں واقفین عارضی نے بھی اس مہم میں حصہ لیا تھا ان واقفین عارضی نے دن رات ایک کر کے وقف عارضی کے جذبہ کے تحت اپنے رشتہ داروں عزیزوں اور ہم قوم افراد کو جماعت میں شامل کرنے کی بھرپور کوشش کی تھی اور اس کے نتیجہ میں ہزاروں لوگ جماعت میں شامل ہوئے تھے۔ آج بھی ضرور اس بات کی ہے کہ انہی افراد کو دوبارہ دعوت دی جائے اور انہیں پھر ان کے ان رشتہ داروں اور ہم قوم افراد کی طرف دوبارہ بھجوایا جائے جو کسی وجہ سے پیچھے ہٹ گئے ہیں اس کے لئے اب پھر وقف عارضی کی مبارک سکیم دوبارہ کارگر ثابت ہو سکتی ہے۔

اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم قوم افراد کو چنا جائے آپس میں رشتہ داریاں رکھنے والوں کا انتخاب کیا جائے اور ایسے افراد کو تلاش کیا جائے جو کسی علاقہ پر اپنا اثر و رسوخ رکھتے ہیں پھر ایسے اشخاص کے ذریعہ ان لوگوں کو پھر سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی طرف لایا جائے جو رابطہ نہ رہنے کی وجہ سے یا شدید مخالفت کی آندھی کی وجہ سے پیچھے ہٹ گئے ہیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ ہمارے مخالفین و معاندین آج بھی جماعت میں شامل ہونے والے افراد سے وہی سلوک کرتے ہیں جو کہ ابتدائے اسلام میں کفار قریش صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کرتے تھے انہیں بھی اس طرح بائیکاٹ کی اور برادری سے نکال دینے کی دھمکیاں دی جاتی ہیں جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ سے بائیکاٹ کیا جاتا تھا اور ان کو برادری سے نکال دینے کی دھمکیاں دی جاتی تھیں۔ آج بھی معاندین احمدیت، احمدیت میں شامل ہونے والوں کو اسی طرح مارتے پیٹتے اور جان سے مار ڈالنے کی دھمکیاں دیتے ہیں بلکہ موقع ملے تو جان سے بھی مار ڈالتے ہیں جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بہادر صحابہ کو مارا پیٹا جاتا تھا اور شہید کر دیا جاتا تھا۔ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جب امام مہدی، مسیح موعود کی نشانی پوچھی تو آپ نے فرمایا تھا کہ جو میرا اور اپنا حال دیکھ رہے ہو وہی حال امام مہدی علیہ السلام اور ان کے ماننے والوں کا ہوگا۔ فرمایا

ما انا علیہ و اصحابی

یعنی جس حال میں مَیں اور میرے صحابہ ہیں اسی حال میں وہ اور اس کے صحابہ ہوں گے۔ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مقام پر فرمایا ہے

ع صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

یعنی وہ شخص جس نے میرا زمانہ پایا ہے اس نے صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ پالیا ہے۔

پس آج بھی ہمارے مخالف وہی کردار ادا کر رہے ہیں جو کفار قریش کا تھا جھوٹ بولنا اور جھوٹی باتوں پر عمل کرنا ان کا شیوہ ہے طرح طرح سے امام مہدی و مسیح موعود کی اس پیاری جماعت کو ستانا اُن کا محبوب مشغلہ ہے۔ انہیں تکلیف پہنچا کر اُنہیں آرام ملتا ہے اور انہیں قتل کر کے وہ جنت میں اپنی سیٹیں ریزرو کرواتے ہیں طرح طرح کے اوچھے اور خبیث ہتھکنڈے وہ اپناتے ہیں اور مسجد کے محراب میں کھڑے ہو کر جھوٹ بولنے میں وہ لطف محسوس کرتے ہیں دین کو انہوں نے دنیا کمانے کا ایک ذریعہ بنا لیا ہے۔ اور اس سے پہلے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات اقدس پر طرح طرح کے جھوٹے اور ناپاک حملے کرتے ہیں گندے الزامات لگاتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق کی توہین کرتے ہیں۔

لمبی داڑھی والے اور جبہ پوش مولویوں کے منہ سے عوام کالانعام جب ایسی باتیں سنتے ہیں تو وہ لوگوں اور اس کے فتووں پر یقین کر لیتے ہیں ان میں سے اکثر تو اب ایسے ہیں کہ وہ دل ہی دل میں مولوی کو جھوٹا تو جانتے ہیں لیکن اس کے شر سے ڈرتے ہیں اس لئے اپنی دنیا بچانے کی خاطر اس کی ہاں میں ہاں ملا دیتے ہیں لیکن کئی دل کلیجے والے بہادر ایسے بھی ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہیں ماریں کھاتے ہیں اور صبر کرتے ہیں گالیاں سنتے ہیں اور دعائیں دیتے ہیں بندوق کی گولیوں کا نشانہ بن جاتے ہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مبارک ارشاد کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے کہ جب امام مہدی کی آواز تمہارے کانوں میں پڑے تو فوراً اس کی بیعت کر لینا چاہے برف کے پہاڑوں پر سے گھٹنوں کے بل گھسٹ گھسٹ کر اس کے پاس جانا پڑے چاہے کیسی بھی مشکلات برداشت کرنی پڑیں۔ پس وہ اس عہد بیعت کو نبھاتے اور اس حکم نبوی کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو نہ صرف خود ایمان کی راہ پر مضبوطی سے قائم ہیں بلکہ اوروں کو بھی اس راہ پر ثابت قدم رہنے کی تلقین کرنے والے ہیں۔

یہی وہ لوگ ہیں جو جماعت احمدیہ میں بفضلہٖ تعالیٰ بھاری تعداد میں ہیں اور جو دن رات خدمت کے راستوں کی تلاش کی فکر میں رہتے ہیں چاہے وہ کسی بھی پیشہ سے منسلک ہوں۔ ملازم پیشہ ہوں۔ ڈاکٹر ہوں انجینئر ہوں تجارت پیشہ ہوں۔ انکے دل میں بھرپور خواہش ہوتی ہے کہ دین کی خدمت کا کبھی نہ کبھی کوئی نہ کوئی موقع ایسا ضرور میسر آجائے اور یہ چیز دراصل ان کے اندر اس تربیت کی وجہ سے ہے جو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں قرآن و حدیث کی روشنی میں پیدا فرما دی ہے اور نسلاً بعد نسلٍ وہی شوق کہیں کچھ کم اور کہیں کچھ زیادہ دنیا بھر کے احمدی احباب میں پیدا ہوا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک میں خدمت کے موقع کو حاصل کرنے کے لئے صحابہ کرام ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کے لئے بے قرار رہتے تھے۔ انہوں نے اپنے اوقات کو قربان کیا اپنے اموال کو بے دریغ خرچ کیا اپنی عزتوں کی قربانیاں پیش کر دیں یہاں تک کہ اپنی عزیز جانوں کے نذرانے بھی راہ خدا میں پیش کر دیئے۔

یاد کیجئے حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رضی اللہ عنہ کی وہ قربانی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مرتبہ اُن سے کسی دینی خدمت کے موقع پر فرمایا کہ کپورتھلہ کی جماعت کچھ مالی قربانی پیش کرے۔ اُدھر حضرت منشی صاحب اُٹھے اور چپکے سے گھر جا کر اپنی بیوی سے مشورہ کیا اور ان کا زیور فروخت کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں رقم پیش کر دی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت خوش ہوئے اور ایک موقع پر اُسی جماعت کے حضرت منشی اروڑے خان صاحب کپورتھلوی سے جب ملاقات ہوئی تو اُن سے شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ منشی صاحب ہم آپ کی جماعت کی اس دینی خدمت کے بہت مشکور ہیں حضرت منشی اروڑے خان صاحب نے لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا حضور! مجھے تو اس خدمت کا کوئی علم نہیں۔ بعد میں جب اُنہیں معلوم ہوا کہ منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے بغیر بتائے ہی اپنی بیوی کا زیور بیچ کر یہ خدمت خود ہی سرانجام دی ہے۔ حضرت منشی اروڑے خان صاحب کپورتھلویؓ بہت دیر تک اُن سے ناراض رہے کہ خدا کے مسیح کو ایک دینی خدمت کی ضرورت پیش آئی تھی اور باقی جماعت کو بتائے بغیر ہی انہوں نے وہ خدمت سرانجام دے دی۔

اس واقعہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کس طرح خدمت کے مواقع کو لپک لینے کے لئے بے چین رہتے تھے اور ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔ یہ اور اس قسم کے اور بہت سے واقعات تاریخ احمدیت کے پُر رونق اور خوشنما باغ میں اپنی خوشبو پھیلا رہے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے بعد خلفائے عظام کے مبارک ادوار میں دین کی خدمت کے لئے احمدیوں نے کیسی کیسی مشکل وادیوں کو سر کیا پہاڑوں کو عبور کیا صحراؤں کو پار کیا اور ہر جگہ پہنچ کر کالوں گوروں، مشرقیوں مغربیوں، عربیوں عجمیوں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے راحت بخش دامن میں لا ڈالا آج بھی ہم میں سے ہر ایک یہی خواہش رکھتا ہے کہ کاش یہ مواقع ہم کو بھی حاصل ہو جائیں۔ لیکن زندگی بھر کے لئے یہ حسین مواقع تو صرف اور صرف مبلغین و معلمین کرام کو ہی حاصل ہیں جو اپنی زندگیاں وقف کر کے روحانیت کے اس خوبصورت میدان میں چھلانگیں لگاتے ہیں۔ لیکن احمدیوں میں سے وہ لوگ جو باقاعدہ مبلغ یا معلم نہیں ہیں اور جو دل میں مبلغین و معلمین کی طرح ہی خدمات سرانجام دینے کی خواہش رکھتے ہیں ان کی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے وقف عارضی کی مبارک تحریک شروع فرمائی۔

وقف عارضی کی تحریک وہ مبارک تحریک ہے جس کے ذریعہ تمام احمدی اپنی خدمت کی خواہش کو تسکین دے سکتے ہیں جس کا طریق یہ ہے کہ سال بھر میں کم از کم ایک مرتبہ صرف دو ہفتہ کے لئے جماعتی نظام کے تحت اپنے خرچ پر کسی بھی نزدیک کی جماعت میں تبلیغ و تربیت کے لئے نکلا جائے۔ اس سے جہاں وہ غیروں کو تبلیغ کر کے احمدیت کا زندگی بخش پیغام پہنچا سکیں گے اور جہاں دیگر احمدی بھائیوں کی تربیت کا فریضہ سرانجام دے سکیں گے وہیں اس کے ذریعہ اُنہیں خود اپنی تربیت کرنے کا موقع بھی مل جائیگا اور جہاں وہ جہاد کبیر میں مصروف ہوں گے ساتھ ہی جہاد اکبر میں بھی شامل ہو رہے ہوں گے۔

(باقی صفحہ 14 پر دیکھیں)

خصوصی درخواست دُعا

محترمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب جو اپنی آنکھ کے علاج کے سلسلہ میں حیدر آباد میں مقیم ہیں کے متعلق تازہ اطلاع یہ ہے کہ دائیں آنکھ کا کارنیا جو بدلا گیا تھا وہ آپریشن کامیاب رہا۔ اب اس سے نظر آتا ہے۔ الحمد للہ۔ ڈاکٹری ہدایت کے مطابق ہر دو تین ہفتہ کے بعد آنکھ کا معائنہ کرایا جاتا ہے۔ اب 05.08.06 کو معائنہ ہونا ہے جس کے بعد موصوفہ قادیان واپس آسکیں گی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان کی صحت بلڈ شوگر کی زیادتی اور گرمی کی شدت کے سبب متاثر ہے ہر دو بزرگان کی مکمل صحت و تندرستی درازی عمر کیلئے قارئین سے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

خطبہ جمعہ

جماعتی نظام کو بھی اور ذیلی تنظیموں کے نظام کو بھی یہ کوشش کرنی چاہئے کہ حسد، بدگمانی، بدظنی اور دوسرے پر عیب لگانے اور جھوٹ ایسی برائیوں کو ختم کرنے کے لئے مہم چلائی جائے۔

اگر معاشرے سے گند ختم کرنا چاہتے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنا چاہتے ہیں تو یہ تمام برائیاں ایسی ہیں کہ ان کو اپنے دلوں سے نکالیں۔

ہر احمدی کو چاہئے کہ جب بھی کوئی نصیحت سنے یا خلیفۂ وقت کی طرف سے کسی معاملے میں توجہ دلائی جائے تو سب سے پہلا مخاطب اپنے آپ کو سمجھے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 26 رمئی 2006ء بمطابق 26 رہجرت 1385 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

بعض لوگ بعض دوسرے لوگوں سے کسی ناراضگی یا کسی غلط فہمی یا بدظنی کی وجہ سے اس حد تک اپنے دلوں میں کینے پالنے لگ جاتے ہیں کہ دوسرے شخص کا مقام اَوروں کی نظر میں گرانے کے لئے، معاشرے میں انہیں ذلیل کرنے کے لئے، رسوا کرنے کے لئے۔ ان کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرکے پھر اس کی تشہیر شروع کر دیتے ہیں اور اس بات سے بھی دریغ نہیں کرتے کہ یہ من گھڑت اور جھوٹی باتیں مجھے پہنچائیں تاکہ اگر کوئی کارکن یا اچھا کام کرنے والا ہے تو اس کو میری نظروں میں گرا سکیں۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ بڑے اعتماد سے بعض لوگوں کے نام گواہوں کے طور پر بھی پیش کر دیتے ہیں اور جب ان گواہوں سے پوچھو، گواہی لو، تحقیق کرو تو پتہ چلتا ہے کہ گواہ بیچارے کے فرشتوں کو بھی علم نہیں کہ کوئی ایسا واقعہ ہوا بھی ہے یا نہیں جس کی گواہی ڈلوانے کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔

اور پھر اس سے بڑھ کر یہ کہ مجھے مجبور کیا جاتا ہے کہ مَیں ان جھوٹی باتوں پر یقین کرکے جس کے خلاف شکایت کی گئی ہے ضرور اسے سزا بھی دوں۔ گویا یہ شکایت نہیں ہوتی ایک طرح کا حکم ہوتا ہے۔ بہت سی شکایات درست بھی ہوتی ہیں۔ لیکن اکثر جو ذاتی نوعیت کی شکایات ہوتی ہیں وہ اس بات پر زور دیتے ہوئے آتی ہیں کہ فلاں فلاں شخص مجرم ہے اور اس کو فوری پکڑیں۔ ان باتوں پر مَیں خود بھی کھٹکتا ہوں کہ یہ شکایت کرنے والے خود ہی کہیں غلطی کرنے والے تو نہیں، اس کے پیچھے دوسرے شخص کے خلاف کہیں حسد تو کام نہیں کر رہا۔ اور اکثر یہی ہوتا ہے کہ حسد کی وجہ سے یہ کوشش کی جا رہی ہوتی ہے کہ دوسرے کو نقصان پہنچایا جائے۔ یہ حسد بھی اکثر احساس کمتری کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق نہ رکھنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اس خیال کے دل میں نہ رکھنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ خدا جھوٹے اور حاسد کی مدد نہیں کرتا۔ اور حسد کی وجہ سے یا بدظنی کی وجہ سے دوسرے پر الزام لگانے میں بعض لوگ اس حد تک گر جاتے ہیں کہ اپنی عزت کا بھی خیال نہیں رکھتے۔ آج کل کے معاشرے میں یہ چیزیں عام ہیں اور خاص طور پر ہمارے برصغیر پاک و ہند کے معاشرے میں تو یہ اور بھی زیادہ عام چیز ہے۔ اور اس بات پر بھی حیرت ہوتی ہے کہ پڑھے لکھے لوگ بھی بعض دفعہ ایسی گھٹیا سوچ رکھ رہے ہوتے ہیں اور دنیا میں یہ لوگ کہیں بھی چلے جائیں اپنے اس گندے کیریکٹر کی بھی اصلاح نہیں کر سکتے یا کرنا نہیں چاہتے۔

اور آج کل کے اس معاشرے میں جبکہ ایک دوسرے سے ملنا جلنا بھی بہت زیادہ ہو گیا ہے، غیروں سے گھلنے ملنے کی وجہ سے ان برائیوں میں جن کو ہمارے بڑوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آکر ترک کیا تھا بعضوں کی اولادیں اس سے متاثر ہو رہی ہیں۔ ہمارے احمدی معاشرہ میں ہر سطح پر یہ کوشش ہونی چاہئے کہ احمدی نسل میں پاک اور صاف سوچ پیدا کی جائے۔ اس لئے ہر سطح پر جماعتی نظام کو بھی اور ذیلی تنظیموں کے نظام کو بھی یہ کوشش کرنی چاہئے کہ خاص طور پر یہ برائیاں، حسد ہے، بدگمانی ہے، بدظنی ہے، دوسرے پر عیب لگانا ہے اور جھوٹ ہے اس برائی کو ختم کرنے کے لئے کوشش کی جائے، ایک مہم چلائی جائے۔

کچھ عرصہ ہوا ہر برائی کو لے کر مَیں نے ایک ایک خطبہ بڑی تفصیل سے اس بارے میں دیا تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے اچھے نتائج بھی نکلے تھے لیکن انسان کی فطرت ہے کہ اگر بار بار یاددہانی نہ کرائی جائے تو بھول جاتا ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں فَذَکِّرْ کا حکم دیا ہے۔ اس یاددہانی سے جگالی کرنے کا بھی موقع ملتا رہتا ہے اور بہت سے ایسے ہیں جن کو اگر اصلاح کے لئے ذرا سی توجہ دلا دی جائے تو اصلاح کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ ان کو صرف ہلکی سی توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہاں بعض ایسے بھی ہیں جو کوئی نصیحت سن کر یا کوئی خطبہ سن کر جو کبھی مَیں نے کسی خاص موضوع پر دیا یہ کہتے ہیں کہ ہمارے بارے میں نہیں بلکہ فلاں کے بارے میں ہے اور پھر بڑی ڈھٹائی سے خطبے کا حوالہ دے کر مجھے بھی لکھتے ہیں کہ آپ نے فلاں خطبہ دیا تھا اس کے حوالے سے مَیں آپ کو لکھ رہا ہوں کہ فلاں عہدیدار یا فلاں احمدی ان حرکتوں میں ملوث ہے، ان برائیوں میں گھرا ہوا ہے اس کی اصلاح کی طرف آپ توجہ دیں۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا اگر تحقیق کرو تو پتہ چلتا ہے کہ سب سے زیادہ اس برائی میں وہ شکایت کنندہ خود گرفتار ہے۔ پس ہر احمدی کو چاہئے کہ جب بھی کوئی نصیحت سنے یا خلیفہ وقت کی طرف سے کسی معاملے میں توجہ دلائی جائے تو سب سے پہلا مخاطب اپنے آپ کو سمجھے۔ اگر اپنی اصلاح کرنی چاہتے ہیں، اگر معاشرے سے گند ختم کرنا چاہتے ہیں، اگر خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنا چاہتے ہیں تو یہ تمام برائیاں ایسی ہیں۔ ان کو اپنے دلوں سے نکالیں۔ اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی ہمیں توجہ دلائی ہے۔ پس یہ اہم بیماریاں ہیں جو انسان کے اپنے اندر سے بھی روحانیت ختم کرتی ہیں اور پھر شیطانیت کی دلدل میں دھکیل دیتی ہیں اور معاشرے کا امن و سکون بھی برباد کرتی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی پاکیزہ کتاب میں ان سے بچنے کی طرف توجہ دلائی ہے تاکہ ایک مومن ہر لحہ پاکیزگی اور روحانیت میں ترقی کرتا چلا جائے۔

اس مقصد کے لئے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تاکہ روحانیت میں ترقی کی طرف ہمیں لے کر چلیں اور ایک احمدی نے آپؑ سے عہد بیعت باندھا ہے۔ اگر اس عہد بیعت کے بعد بھی برائیوں میں مبتلا رہے اور معاشرے میں فتنہ و فساد پیدا کرتے رہے تو پھر اس عہد بیعت کا کیا فائدہ ہے۔ پس ہر ایک کو پہلے اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے، نیکی کے جو احکامات ہیں ان کی جگالی کرتے رہنا چاہئے اور جب اپنے آپ کو ہر طرح سے پاک و صاف پائیں تو پھر دوسرے پر الزام لگانا چاہئے۔

اب ان برائیوں کے بارے میں ذرا تفصیل سے کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے میں حسد کو لیتا ہوں۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح بھسم کر دیتا ہے جس طرح آگ ایندھن کو اور گھاس کو بھسم کر دیتی ہے۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی الحسد و ابن ماجه ابواب الزهد باب الحسد)

تو اگر انسان کے دل میں خدا کا خوف ہو تو وہ یہ دعویٰ کر ہی نہیں سکتا کہ میرے اندر بڑی نیکی ہے اور یہ کہ یہ نیکی ہمیشہ میرے اندر قائم بھی رہنی ہے۔ پس اگر کسی سے کوئی نیکی کی بات ہوتی ہے تو اللہ کا خوف رکھنے والے اور حقیقت میں نیک بندے اس پر ہمیشہ قائم رہنے کی دعا کرتے ہیں۔ اور ہر احمدی کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے نیکیوں کو اپنے اندر قائم رکھنے کی کوشش کرے اور سب سے زیادہ جو نیکیوں کو جلا کر خاک کرنے والی چیز ہے اس سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں اور جیسا کہ اس حدیث میں جو میں نے پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ حسد ہے۔ پس اس حسد کی بیماری کو کوئی معمولی چیز نہ سمجھیں۔ تمام زندگی کی نیکیاں حسد کے ایک عمل سے ضائع ہو سکتی ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مسلمان آگ میں داخل نہیں ہو گا جس نے کسی کافر کو مارا ہو گا اور پھر میانہ روی اختیار کی ہو اور مومن کے پیٹ میں اللہ کی راہ میں پڑی ہوئی غبار اور جہنم کی پیپ دونوں جمع نہیں ہوں گے اور نہ کسی شخص میں ایمان اور حسد جمع ہو سکتا ہے۔"

(سنن نسائی ،کتاب الجهاد باب فضل من عمل فی سبیل الله علی قدمه)

یعنی اس موجودہ زمانے کے لئے اصل میں بعد والی دونوں چیزیں ہیں۔ یعنی حسد کرنے والے کی حالت ایسی ہے جیسے جہنم کی پیپ پینے والے کی۔ اللہ تعالیٰ پر جو ایک مومن کا ایمان ہے، حسد اس کو ضائع کرنے کا بھی باعث بنتا ہے۔ یا حسد کرنا جو ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر جہنم میں لے جانے والی چیز ہے۔ پس یہ انتہائی خوف کا مقام ہے۔ یہ حسد کرنے والے دوسرے کو عارضی اور وقتی طور پر جو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اس کا تو مداوا ہو جاتا ہے لیکن یہ اس حسد کی وجہ سے اپنے ایمان کو ضائع کر کے پھر جہنم اپنے اوپر سہیڑ رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے کسی کی ترقی دیکھ کر، کسی کا خلافت کے ساتھ زیادہ قرب دیکھ کر، کسی پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش دیکھ کر حسد کرنے کی بجائے اس پر رشک کرنا چاہئے اور خود وہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ لوگوں میں سے کون افضل ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مخموم القلب اور صدوق اللسان۔ اس پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی ہمیں صدوق اللسان کا تو علم ہے۔ یہ مخموم القلب کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاک وصاف دل جس میں کوئی گناہ، کوئی کجی اور کوئی بغض، کینہ اور حسد نہ ہو۔ (سنن ابن ماجه ،کتاب الزهد ،باب الورع و التقوی)

پس ایک سچے مسلمان کی نشانی، ایک سچے احمدی کی نشانی اور اس کا مقام یہ ہے کہ مخموم القلب بننے کی کوشش کرے۔ گناہوں سے بچے، اپنے دل کے ٹیڑھے پن کو دور کرے، بغض، کینہ اور حسد سے بچتے ہوئے اپنے پر جہنم حرام کرے اور اس دنیا میں بھی پُر سکون زندگی کی وجہ سے جنت حاصل کرنے والا ہو اور آخرت میں بھی جنت کا وارث بنے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں گزشتہ اقوام کی حسد اور بغض کی بیماری راہ پا گئی ہے اور یہ مونڈھ کر رکھ دینے والی ہوتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ بالوں کو مونڈھتی ہے بلکہ یہ دین کو مونڈھ دیتی ہے، مجھے قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ تم جنت میں ہرگز داخل نہیں ہو سکتے جب تک کہ ایمان نہ لاؤ اور تم کامل مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں باہمی محبت پیدا نہ کرو اور میں تمہیں اس کا گر بتاتا ہوں وہ یہ ہے کہ تم آپس میں سلام کو رواج دو۔ (مسند احمد بن حنبل ،مسند الزبير بن العوام ،مجمع الزوائد کتاب الادب باب ما جاء فی السلام و افشائه)

پس یہ بات بھی ہر احمدی کو اپنے ذہن میں رکھنی چاہئے۔ آپس کے سلام محبت پیدا کرنے کے لئے ہیں۔ یہ نہیں ہے کہ اوپر سے تو سلام کر رہے ہوں اور اندر سے بغض اور کینے اور حسد کی وجہ سے دوسروں کی جڑیں کاٹنے کی کوشش کر رہے ہوں۔ شکایت کے جھوٹے پلندوں کی بھرمار ہو رہی ہو۔ اگر دل اس دو رنگی سے پاک اور صاف نہیں ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق وہ دل پاک نہیں ہے اور اس میں کامل ایمان بھی نہیں ہے۔

پھر بغیر سوچے سمجھے دوسرے پر عیب لگانے کی عادت ہے، الزام لگانے کی عادت ہے۔ ایسے لوگوں کو جو دوسرے پر عیب لگاتے ہیں خدا تعالیٰ نے فاسق اور ظالم کہا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے کہ ﴿وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ (الحجرات:12) اور اپنے لوگوں پر عیب مت لگایا کرو اور ایک دوسرے کو نام بگاڑ کر نہ پکارا کرو، ایمان کے بعد فسوق کا داغ لگ جانا بہت بری بات ہے۔ اور جس نے توبہ نہ کی تو یہی وہ لوگ ہیں جو ظالم ہیں۔ پس ہر احمدی کو جس نے اس زمانے کے امام کو مانا ہے اس کو اپنے ایمان کی حفاظت کرنی چاہئے اور اپنے آپ کو اس بُرے نام یعنی فاسق ہونے سے بچانا چاہئے۔ فاسق وہ شخص ہے جو نیکی سے ہٹا ہوا ہو اور بدکار ہو۔ پس کسی دوسرے پر بدکاری کا یا کوئی اور الزام لگانے یا عیب تلاش کرنے کی بجائے، اس کے پیچھے پڑ جانے کی بجائے اور اس وجہ سے خود اللہ تعالیٰ کی نظر میں اس بات کا مجرم ٹھہرنے کی بجائے، ہر ایک کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہئے اور اس ظلم سے باز آنا چاہئے۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا تو انسان کو نظر آتا ہے لیکن اپنی آنکھ میں پڑا ہوا شہتیر وہ بھول جاتا ہے۔

(الترغيب و الترهيب باب الترهيب من ان يامر بمعروف و ينهى عن المنكر و نهى نفسه)

پس اگر اس سنہری اصول کو ہر ایک یاد رکھے اور اپنے ایمان پر نظر رکھے اور ہر بات اور ہر عمل کرنے سے پہلے یہ سوچ لے کہ خدا تعالیٰ مجھے جو ہر وقت دیکھنے والا ہے، غیب کا بھی علم رکھتا ہے اور موجود کا بھی علم رکھنے والا ہے، دل کا بھی حال جاننے والا ہے، تو بجائے دوسروں کے عیب تلاش کرنے کے انسان اپنی عاقبت کی فکر میں انسان لگا رہے گا۔ بشرطیکہ جیسا میں نے کہا اللہ کی ذات پر یقین ہو۔ اور مجھے امید ہے کہ ایک احمدی کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین ہے اور میں نے دیکھا ہے جیسا کہ پہلے بھی میں نے کہا کہ یاد دہانی کرانے پر کئی لوگوں میں انقلابی تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں اور اللہ کرے کہ یہ سب ہوتی رہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بدظنی سے بچو، کیونکہ بدظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے، ایک دوسرے کے عیب کی ٹوہ میں نہ رہو۔ اپنے بھائی کے خلاف تجسس نہ کرو۔ اچھی چیز ہتھیانے کی حرص نہ کرو۔ حسد نہ کرو۔ دشمنی نہ رکھو، بے رخی نہ برتو جس طرح اس نے حکم دیا ہے اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور وہ اس پر ظلم نہیں کرتا۔ اسے رسوا نہیں کرتا، اسے حقیر نہیں جانتا، اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا کہ تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے۔ یعنی مقام تقویٰ دل ہے اور سب سے بڑا تقویٰ کا مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل ہے فرمایا ایک انسان کے لئے یہی برائی کافی ہے کہ وہ مسلمان بھائی کی تحقیر کرے، ہر مسلمان کی تین چیزیں، دوسرے مسلمان پر حرام ہیں۔ اس کا خون، اس کی آبرو اور اس کا مال۔ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کی خوبصورتی کو نہیں دیکھتا، نہ تمہاری صورتوں کو اور نہ تمہارے اموال کو بلکہ اس کی نظر تمہارے دلوں پر ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، اپنے بھائی کے خلاف جاسوسی نہ کرو، دوسروں کے عیبوں کی ٹوہ میں نہ لگے رہو، ایک دوسرے کے سودے نہ بگاڑو۔ اور اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔

(مسلم باب تحريم الظن و بخاری کتاب الادب)

پس یہ وہ معیار ہے جو ایک احمدی کو حاصل ہونا چاہئے کہ تقویٰ سے کام لینا ہے، جس کی اعلیٰ مثال ہمارے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمائی ہے۔ فرمایا کہ عیبوں کی ٹوہ میں نہ لگے رہو۔ یعنی عیب تلاش کروں پھر اس کی مشہوری کروں اور پھر اس کو بدنام کروں اس معاملے میں نہ لگے رہو کیونکہ اس سے معاشرے میں فساد پیدا ہوتا ہے، بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ پس ان چیزوں سے بچنا چاہئے۔

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ: خورشید کلاتھ مارکیٹ

حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون 629443

یہاں فرمایا کسی عیب کی ٹوہ میں نہ لگے رہو۔ اگر کسی میں برائی بھی ہے تب بھی اس کو تلاش نہ کرو۔ کجا یہ کہ جو برائی ہو بھی نہ وہ بھی کسی کی طرف منسوب کر کے پھر اس کو معاشرے میں بدنام کیا جائے۔ ایک احمدی کا تو کام ہے کہ ایک دوسرے کی عزت کی حفاظت کرے جو ایک مسلمان کا فرض ہے نہ کہ اس کو بدنام اور رسوا کرے۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی عزت کی حفاظت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز آگ سے اس کے چہرے کی حفاظت فرمائے گا۔ (ترمذی۔کتاب البر و الصلہ)

پس ہر وقت اپنے گریبان میں جھانکنا چاہئے کتنے گناہ انسان سے سرزد ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی کو اگر پکڑنے لگے تو انسان کا تو کچھ بھی نہیں رہتا۔ اس لئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے اس سلوک سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے کہ دوسرے کی عزت کی حفاظت کرے تا کہ اپنے چہرے کو آگ سے بچا سکے ورنہ پتہ نہیں اپنے اعمال اس قابل ہیں بھی کہ نہیں کہ کسی کو جہنم کی آگ سے بچا بھی سکیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ” اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں“۔

(کشتی نوح ۔روحانی خزائن جلد 19 صفحہ19)

پس ایسی تہمتیں لگانے والوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو اپنی جماعت سے خارج کر دیا ہے۔ اگر خدا کے خوف کی کوئی رمق بھی ایسے لوگوں کے دل میں ہے جو دوسروں پر تہمتیں لگا کر ان کا امن و سکون برباد کرتے رہتے ہیں تو وہ توبہ کریں، اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں۔ اور پھر سچے دل کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے آپ کی جماعت میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ” بعض گناہ ایسے باریک ہوتے ہیں کہ انسان ان میں مبتلا ہوتا ہے اور سمجھتا ہی نہیں۔ جوان سے بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اسے پتہ نہیں لگتا کہ گناہ کرتا ہے مثلاً گلہ کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ ایسے لوگ اس کو بالکل ایک معمولی اور چھوٹی سی بات سمجھتے ہیں۔ حالانکہ قرآن شریف میں اس کو بہت ہی برا قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے ﴿اَیُحِبُّ اَحَدُکُمۡ اَنۡ یَّاۡکُلَ لَحۡمَ اَخِیۡہِ﴾ (سورۃ الحجرات آیت ۱۳) خدا تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے کہ انسان ایسا کلمہ زبان پر لاوے جس سے اس کے بھائی کی تحقیر ہو اور ایسی کارروائی کرے جس سے اس کو حرج پہنچے۔ ایک بھائی کی نسبت ایسا بیان کرنا جس سے اس کا جاہل اور نادان ہونا ثابت ہو یا اس کی عادت کے متعلق خفیہ طور پر بے غیرتی یا دشمنی پیدا ہو یہ سب برے کام ہیں۔

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد چہارم صفحہ 219 زیر سورۃ الحجرات)

پھر ایک برائی بدگمانی ہے، بدظنی ہے، خود ہی کسی کے بارے میں فرض کر لیا جاتا ہے کہ فلاں دو آدمی فلاں جگہ بیٹھے تھے اس لئے وہ ضرور کسی سازش کی پلاننگ کر رہے ہوں گے یا کسی برائی میں مبتلا ہوں گے۔ اور پھر اس پر ایک ایسی کہانی گھڑ لی جاتی ہے جس کا کوئی وجود ہی نہیں ہوتا۔ اور پھر اس سے رشتوں میں بھی دراڑیں پڑتی ہیں۔ دوستوں کے تعلقات میں بھی دراڑیں پڑتی ہیں۔ معاشرے میں بھی فساد پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے قرآن کریم میں ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس برائی سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔ فرمایا ﴿یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اجۡتَنِبُوۡا کَثِیۡرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعۡضَ الظَّنِّ اِثۡمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوۡا﴾ (سورۃ الحجرات آیت ۱۳) کہ اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو، کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں اور تجسس سے کام نہ لیا کرو۔ پس اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے اسی سے ذاتی تعلقات میں بہتری کی بنیاد قائم رہے گی اور اسی سے معاشرے سے برائیوں کا خاتمہ ہوگا۔ بعض لوگ بعض کے بارے میں بدظنیاں صرف اس لئے کرتے ہیں کہ ذلیل کیا جائے اور دوسروں کی نظروں سے گرایا جائے اور اگر کسی جماعتی عہدیدار سے یا خلیفہ وقت سے اس کا خاص تعلق ہے تو اس تعلق میں دوری پیدا کی جائے اور اکثر پیچھے ذاتی عناد ہوتا ہے۔ جب بدظنیاں شروع ہوتی ہیں تو پھر تجسس بھی بڑھتا ہے اور پھر ہر وقت یہ بدظنیاں کرنے والے اس ٹوہ میں رہتے ہیں کہ کسی طرح دوسرے کے نقائص پکڑیں اور اس کی بدنامی کریں۔

ایک واقعہ آتا ہے کہ ایک بادشاہ محمود غزنوی کا ایک خاص جرنیل تھا۔ بڑا قریبی آدمی تھا۔ اس کا نام ایاز تھا۔ انتہائی وفادار تھا اور اپنی اوقات بھی یاد رکھنے والا تھا۔ اس کو پتہ تھا کہ میں کہاں سے اٹھ کر کہاں پہنچا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو یاد کرنے والا تھا اور بادشاہ کے احسانوں کو بھی یاد رکھنے والا تھا۔ ایک دفعہ ایک معرکے سے واپسی پر جب بادشاہ اپنے لشکر کے ساتھ جا رہا تھا تو اس نے ایک جگہ پڑاؤ کے بعد دیکھا کہ ایاز اپنے دستے کے ساتھ غائب ہے۔ تو اس نے باقی جرنیلوں سے پوچھا کہ وہ کہاں گیا ہے تو ارد گرد کے جو دوسرے لوگ خوشامد پسند تھے اور ہر وقت اس کوشش میں رہتے تھے کہ کسی طرح اس کو بادشاہ کی نظروں سے گرایا جائے اور ایاز کے عیب تلاش کرتے رہتے تھے تو انہوں نے اس موقع کو غنیمت سمجھا کہ بادشاہ کو اس سے بدظن کریں۔ اپنی بدظنی کے گناہ میں بادشاہ کو بھی شامل کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے فوراً ایسی باتیں کرنا شروع کر دیں جس سے بادشاہ کے دل میں بدظنی پیدا ہو۔ بادشاہ کو بہر حال اپنے وفادار خادم کا پتہ تھا۔ بدظن نہیں ہوا۔ اس نے کہا ٹھیک ہے تھوڑی دیر دیکھتے ہیں۔ آ جائے گا تو پھر پوچھ لیں گے کہ کہاں گیا تھا۔ اتنے میں دیکھا تو وہ کمانڈر اپنے دستے کے ساتھ واپس آ رہا ہے اور اس کے ساتھ ایک قیدی بھی ہے۔ تو بادشاہ نے پوچھا کہ تم کہاں گئے تھے۔ اس نے بتایا کہ میں نے دیکھا کہ آپ کی نظر بار بار سامنے والے پہاڑ کی طرف اٹھ رہی تھی تو مجھے خیال آیا ضرور کوئی بات ہوگی مجھے چیک کر لینا چاہئے، جائزہ لینا چاہئے، تو جب میں گیا تو میں نے دیکھا کہ یہ شخص جس کو میں قیدی بنا کر لایا ہوں ایک پتھر کی اوٹ میں چھپا بیٹھا تھا اور اس کے ہاتھ میں تیر کمان تھی تا کہ جب بادشاہ کا وہاں سے گزر ہو تو وہ تیر اکا وار آپ پر چلائے۔ تو جو سب باقی سردار وہاں بیٹھے تھے جو بدظنیاں کر رہے تھے اور بادشاہ کے دل میں بدظنی پیدا کرنے کی کوشش کر رہے تھے وہ سب اس بات پر شرمندہ ہوئے۔

تو اس واقعہ سے ایک سبق بدظنی کے علاوہ بھی ملتا ہے کہ ایاز ہر وقت بادشاہ پر نظر رکھتا تھا۔ ہر اشارے کو سمجھ کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ پس یہ بھی ضروری ہے کہ جس سے بیعت اور محبت کا دعویٰ ہے اس کے ہر حکم کی تعمیل کی جائے اور اس کے ہر اشارے اور حکم پر عمل کرنے کے لئے ہر احمدی کو ہر وقت تیار رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر حکم کو ماننے کے لئے بلکہ ہر اشارے کو سمجھنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ خلیفہ وقت کی بیعت میں شامل ہوئے ہیں تو ان باتوں پر بھی عمل کرنے کی کوشش کریں جن کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے تو تبھی بیعت کا حق ادا ہو سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی طرح کے ایک بدظنی کے بارے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ” دوسرے کے باطن میں ہم تصرف نہیں کر سکتے اور اس طرح کا تصرف کرنا گناہ ہے۔ انسان ایک آدمی کو بدخیال کرتا ہے اور آپ اس سے بدتر ہو جاتا ہے۔ فرمایا کتابوں میں میں نے ایک قصہ پڑھا ہے کہ ایک بزرگ اہل اللہ تھے انہوں نے ایک دفعہ عہد کیا کہ میں اپنے آپ کو کسی سے اچھا نہ سمجھوں گا۔ ایک دفعہ ایک دریا کے کنارے پہنچے (دیکھا) کہ ایک شخص ایک جوان عورت کے ساتھ کنارے پر بیٹھا روٹیاں کھا رہا ہے اور ایک بوتل پاس ہے اس میں سے گلاس بھر بھر کر پی رہا ہے ان کو دور سے دیکھ کر اس نے کہا کہ میں نے عہد تو کیا ہے کہ اپنے کو کسی سے اچھا نہ خیال کروں مگر ان دونوں سے تو میں اچھا ہی ہوں۔ اتنے میں زور سے ہوا چلی اور دریا میں طوفان آیا ایک کشتی آ رہی تھی وہ غرق ہو گئی وہ مرد جو کہ عورت کے ساتھ روٹی کھا رہا تھا اٹھا اور غوطہ لگا کر چھ آدمیوں کو نکال لایا اور ان کی جان بچ گئی۔ پھر اس نے اس بزرگ کو مخاطب کر کے کہا کہ تم اپنے آپ کو مجھ سے اچھا خیال کرتے ہو میں نے تو چھ کی جان بچائی ہے۔ اب ایک باقی ہے اسے تم نکالو۔ یہ سن کر وہ بہت حیران ہوا اور اس سے پوچھا کہ تم نے یہ میرا ضمیر کیسے پڑھ لیا اور یہ معاملہ کیا ہے تب اس جوان نے بتلایا کہ اس بوتل میں اسی دریا کا پانی ہے۔ شراب نہیں ہے اور یہ عورت میری ماں ہے اور میں ایک ہی اس کی اولاد ہوں۔ قویٰ اس کے بڑے مضبوط ہیں اس لئے جوان نظر آتی ہے۔ خدا نے مجھے مامور کیا تھا کہ میں اسی طرح کروں تا کہ تجھے سبق حاصل ہو“۔

پھر حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ ” خضر کا قصہ بھی اسی بنا پر معلوم ہوتا ہے۔ سوءِ ظن جلدی سے کرنا اچھا نہیں ہوتا“ یعنی بدظنی جلدی سے نہیں کرنی چاہئے ” تصرف فی العباد ایک نازک امر ہے اس نے بہت سی قوموں کو تباہ کر دیا کہ انہوں نے انبیاء اور ان کے اہل بیعت پر بدظنیاں کیں“۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 568,569 جدید ایڈیشن)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ” اکثر لوگوں میں بدظنی کا مرض بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ وہ اپنے بھائی سے نیک ظنی نہیں رکھتے اور ادنیٰ ادنیٰ سی بات پر اپنے دوسرے بھائی کی نسبت بُرے بُرے خیالات کرنے لگتے ہیں۔ اور ایسے عیوب اس کی طرف منسوب کرنے لگتے ہیں کہ اگر وہی عیب اس کی طرف منسوب ہوں تو اس کو سخت ناگوار معلوم ہوں۔ اس لئے اوّل ضروری ہے کہ حتی الوسع اپنے بھائیوں پر بدظنی نہ کی جاوے اور ہمیشہ نیک ظن رکھا جاوے کیونکہ اس سے محبت بڑھتی ہے۔ اور انس پیدا ہوتا ہے۔ اور آپس میں قوت پیدا ہوتی ہے اور اس کے باعث انسان بعض دوسرے عیوب مثلاً کینہ بغض حسد وغیرہ سے بچا رہتا ہے“۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 215,214 جدید ایڈیشن)

اور پھر یہ ہے کہ یہ نیک ظن ہے جس سے عبادتوں میں حسن پیدا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا قرب بھی حاصل ہوتا ہے۔

اس بارے میں ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نصر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا کہ آپؐ نے فرمایا حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ العِبَادَۃ کہ حسن ظن تو حسن عبادت ہے"۔ (سنن ابو داؤد کتاب الادب باب فی حسن الظن)

پس جہاں بدظنیاں جہنم میں دھکیلتی ہیں تو حسن ظن عبادت میں شمار ہوتا ہے اور اس معیار کو حاصل کرنے کے لئے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔ بدظنیاں جب پیدا ہوتی ہیں تو اپنی خود ساختہ کہانیوں میں زور پیدا کرنے کے لئے پھر انسان جھوٹ کا بھی سہارا لیتا ہے اور اپنی باتوں میں اس کی بے تحاشا ملونی کر دیتا ہے۔ اور جھوٹ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے شرک قرار دیا ہے، شرک کے برابر ٹھہرایا ہے۔ پس ہر احمدی کو یہ بات مدنظر رکھنی چاہئے کہ وہ احمدی اس وقت کہلا سکتا ہے جب سچائی پر قائم ہوگا اور ہر قسم کے شرک سے اپنے آپ کو پاک رکھے گا۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سچائی فرمانبرداری کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور فرمانبرداری جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور ایک شخص مسلسل سچ بولتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق ہو جاتا ہے۔ اور جھوٹ نافرمانی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نافرمانی دوزخ میں لے جاتی ہے۔ اور ایک شخص مسلسل جھوٹ بولتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور کذّاب لکھا جاتا ہے۔

(بخاری کتاب الادب باب قول اللہ تعالیٰ یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ و کونوا۔)

اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے بھی کبھی بھی جھوٹ کا سہارا لے کر کوئی کذّاب بننے والا نہ ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "قرآن نے جھوٹوں پر لعنت کی ہے اور نیز فرمایا ہے کہ جھوٹے شیطان کے مصاحب ہوتے ہیں۔ اور جھوٹے بے ایمان ہوتے ہیں اور جھوٹوں پر شیاطین نازل ہوتے ہیں اور صرف یہی نہیں فرمایا کہ تم جھوٹ مت بولو بلکہ یہ بھی فرمایا ہے کہ تم جھوٹوں کی صحبت بھی چھوڑ دو اور ان کو اپنا یار، دوست مت بناؤ اور خدا سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔ اور ایک جگہ فرماتا ہے کہ جب تو کوئی کلام کرے تو تیری کلام محض صدق ہو، ٹھٹھے کے طور پر بھی اس میں جھوٹ نہ ہو"۔

(نور القرآن ۔روحانی خزائن جلد 9صفحہ 408)

کسی مذاق کے طور پر بھی جھوٹ نہ ہو۔ پس یہ جو الزام تراشیاں کرنے والے لوگ ہوتے ہیں۔ ان کو بھی اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنی چاہئے۔ اپنے ایمان کی بھی حفاظت کریں اور دوسروں کے ایمان کی بھی۔ ان کو ابتلاء میں ڈال کر ان کو ٹھوکر سے بچائیں اور اس جھوٹ کی وجہ سے شیطانوں کو اپنے اوپر نازل ہونے سے بچائیں۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس بات کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے ایمان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ریفریشر کورس معلمین کرام بھارت

برائے سال ۲۰۰۶۔۰۷ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ معلمین کے لئے ریفریشر کورس مقرر کیا جائے اور انکے اپنے علاقہ میں ہی جہاں سینئر مربی ہیں وہ امتحان لیں اور جہاں سینئر مربی نہیں وہاں دوروں کے دوران ناظران ان کا امتحان لیں اور دوران سال معلمین کو ٹارگٹ دیا جائے کہ اسقدر بچوں کی تعلیم مکمل کرانی ہے چنانچہ منصوبہ بندی کمیٹی بھارت نے ایک سب کمیٹی مقرر کر کے جو نصاب تجویز کیا ہے وہ ذیل میں درج کیا جا رہا ہے تمام معلمین وقف جدید اندرون و بیرون خواہ وہ مستقل گریڈڈ ہوں یا عارضی بالمقطہ سب معلمین کو اس نصاب کی تیاری کر کے امتحان دینا لازمی ہے۔

نصاب کو دو سمسٹرز میں بہ تفصیل ذیل تقسیم کیا گیا ہے۔

سمسٹر اوّل: ناظرہ قرآن مجید پہلے پندرہ پارے، ترجمہ قرآن مجید ابتدائی پانچ پارے،

حفظ: عم پارہ نصف آخر مع سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات۔ کتاب دینی نصاب پہلے چار ابواب تا صفحہ 190

سمسٹر دوم: ناظرہ قرآن مجید نصف آخر (پندرہ پارے آخری)

ترجمہ قرآن مجید چھ تا دس پارے۔

حفظ سورۃ الجمعہ۔ سورۃ الصّف۔ سورۃ البقرہ اور سورۃ آل عمران کے آخری رکوع، کتاب دینی نصاب آخری چار ابواب تا صفحہ 321

☆...... پہلے سمسٹر کا امتحان عید الفطر کے بعد ماہ اکتوبر 2006ء کی 29 تاریخ بروز اتوار کو اور دوسرے سمسٹر کا امتحان اپریل 2007ء کے آخری اتوار کو ہوگا۔

نوٹ: ۔ا۔ دوران سال جو معلم اس امتحان میں 50 فیصدی نمبر لیکر کامیابی حاصل کریگا اسی کو سالانہ ترقی دیئے جانے کی سفارش کی جائے۔

۲۔ اسی طرح سالانہ ترقی کی سفارش کیلئے ضروری ہوگا کہ ہر معلم اپنے حلقہ کے 50 فیصدی افراد کی دینی تعلیم مکمل کرا چکے ہوں۔ اسی طرح جہاں باقاعدہ جماعت قائم ہے وہاں ذیلی تنظیموں کو فعال کر چکے ہوں۔

۳۔ جو معلم دو سال متواتر اس امتحان میں فیل ہوں گے ان کی فراغت کی سفارش کی جائے گی۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

حیات شمسؓ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی تھی کہ بزرگوں کے حالات زندگی جمع کر کے چھپوانے چاہئیں تا کہ نئی نسل کو ان کی قربانیوں کا پتہ چل سکے اور ان کی نیکیوں اور خوبیوں کو اپنایا جا سکے۔ حضور نے خاکسار کو بالخصوص حضرت ابا جان مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی جمع کر کے چھپوانے کا ارشاد فرمایا تھا۔ اس ارشاد اور ہدایت کے مدنظر ہم کوشش کر رہے ہیں کہ حضرت ابا جان کی سیرت اور حالات زندگی پر مشتمل کتاب جلد مرتب ہو کر شائع کر دی جائے۔ اس سلسلہ میں مکرم طاہر مرزا صاحب ہماری مدد فرما رہے ہیں ہم سب بھائیوں اور بہنوں کی درخواست ہے کہ اگر کسی کو حضرت ابا جانؓ کے متعلق کوئی واقعہ پتہ ہو یا آپ کی سیرت کا کوئی پہلو پتہ ہو تو براہ کرم جلد از جلد لکھ کر طاہر مرزا صاحب کو جامعہ احمدیہ ربوہ کے پتہ پر بھجوا کر ممنون فرماویں۔ نیز اگر ممکن ہو تو خاکسار کو بھی اطلاع دیکر ممنون فرمادیں کہ آپ نے یہ تحریر مکرم طاہر مرزا صاحب کو بھجوا دی ہے۔ حضرت ابا جانؓ ایک لمبے عرصہ تک ربوہ مسجد مبارک میں خطبات جمعہ اور خطبات عید حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے زیر ارشاد فرماتے رہے ہیں نیز لمبا عرصہ ناظر تالیف و تصنیف مینیجنگ ڈائریکٹر الشرکۃ الاسلامیہ اور ناظر اصلاح وارشاد رہے ہیں۔

(منیر الدین شمس ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن)
muniruddinshams@hotmail.com, ahmadmirzatahir@gmail.com

دعائے مغفرت

افسوس! مکرم مولوی سراج الحق صاحب درویش ولد حضرت منشی عبدالحق رضی اللہ عنہ ۱۷ مئی کو حیدر آباد میں اور مکرم مولوی عطاء اللہ خان صاحب درویش ولد مکرم شیر محمد صاحب ۱۷ مئی کو اور مکرم قریشی محمد شفیع عابد صاحب درویش ولد مکرم میاں اللہ رکھا صاحب ۲۷ مئی کو قادیان میں وفات پا گئے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومین کی مغفرت بلندیٔ درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ تفصیلی حالات بعد میں دیے جائیں گے۔

(ادارہ)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ ھِیَ الدُّعَآء
(نماز ہی دعا ہے)
منجانب
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 بینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222, 2248-1652
2243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہٗ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکاف عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
الیس اللہ بکاف عبدہٗ
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بھوشیہ مہاپران اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام

شیخ مجاہد احمد شاستری ایڈیٹر رسالہ 'راہ ایمان' قادیان

(قسط:2 آخری)

مشہور انگریز محقق ہولجر کیرسٹین (Holger Kersten) اپنی کتاب Jessus lived in India مطبوعہ 80 Strand, Penguin Books, London, We 2R orl, u.k میں اس حوالے کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:۔

one ......Shalivahana the grandson of vikrmajit came to power.... day, shalivahana, the lord of the shakas, came to a snowy mountain, there, in the land of the Huna, the powerfull king saw a handsome man seated on the mountain He had a white body and he wore white garments. The king asked the Holyman, who are you?

The other replied; know that I am Ishaputtra (Sanskrit son of God) born at a virgin, proclaimer of teachings of the barbarians (Mleccha) which bear the truth

The king then asked him , what teachings do you mean? The other replied, At the end of the satya yoga, the golden Age, I appear as Masiha (the messiah) in the depraved land of the unbelivers. The goddess ishamash also appeared before the barbarians (Dasyu) in a terrible from I was brought before her in the manner of the unbeliever and attained the masiha -tva (Messiah- hood) hear , O king I brought the religion unto the unbelivers. After the purification of the spirit and the cleansing of the impure body and after seeking refuge in the prayersof the Naigama, man will come to worship the Eternal Through truth, meditation and recollection of sprit, man will find his way to Isha (Sanskrit God) who dwells in the centere of light, who remains as constant as the sun and who dissolves all transient things forever. Thus was Ishamasi destroyed and the form of Isha was revealed in the heart ever pure and bestowing happiness and I was called Isha Masiha. After the king heard these words He bowed before the teacher of the barbarians and sent him on his way to their terrible land.

(Quoted in translation from a hohenbergr, Das Bahvishya Purana in Munehener indologische Studies 5 wisdaben, 1967 P 17 F)

بھوشیہ پران کے مندرجہ بالا حوالہ کے مختلف تراجم سے چند باتیں واضح ہوتی ہیں جن کی طرف خاکسار قارئین کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہے۔ (بھوشیہ پران کا حوالہ پہلی قسط میں ملاحظہ فرمائیں)

۱۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1903ء میں ہندوؤں کے پاس ایک کتاب ہونے کا ذکر کیا ہے۔ جس میں شہزادہ نبی کا ذکر ہے اور بھوشیہ مہاپران 1910ء میں پہلی مرتبہ شائع ہوا ہے۔ عین ممکن ہے کہ ہندوؤں کی دیگر کتب میں بھی شہزادہ نبی کا ذکر ہو کیونکہ ہندوؤں کی مستند کتب میں سے بعض ابھی تک دستیاب نہیں ہو سکی ہیں۔

اس بات کی طرف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک اور عبارت مزید روشنی ڈالتی ہے۔ آپ بیان فرماتے ہیں۔

''حاصل کلام یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام افغانستان سے ہوتے ہوئے پنجاب کی طرف آئے اس ارادہ سے کہ پنجاب اور ہندوستان دیکھتے ہوئے پھر کشمیر کی طرف قدم اٹھاویں ......سو جیسا کہ اس ملک میں **پرانی تاریخیں بتلاتی ہیں یہ بات بالکل قرین قیاس ہے کہ حضرت مسیح نے نیپال اور بنارس وغیرہ مقامات کا سیر کیا ہوگا''**

(مسیح ہندوستان میں باب چہارم پہلی فصل صفحہ 123-124)

۲۔ اصل حوالہ کے چند ایک الفاظ قابل غور اور وضاحت طلب ہیں۔ مثلاً

ہم تنگم۔(हिमतुंगं)

سمایبو۔(समाययौ)

ھون دیش۔(हूणदेश)

پُرشَم شُبَھم۔(पुरुषं शुभम्)

شویت وسترم (श्वेत वस्त्रम्)

ملیچھ ستھانم (म्लेच्छ स्थानं)

نرمریادے (निर्मर्यादि)

شالی واھن (शालिवाहन)

آیئے ان پر غور کریں۔

ہِمْ تُنگَمْ (हिमतुंगम्)

اصل حوالہ میں جائے ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور راجہ شالی واھن ھم تنگم دیا گیا ہے۔ لیکن تراجم میں مترجمین نے اپنی طرف سے مقام وین یا وون دیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ کونسی جگہ ہے جہاں ملاقات ہوئی ہے؟ لفظ کے لغوی معنی ہیں ہم یعنی برف اور تنگ یعنی پہاڑ کی اونچی جگہ۔ چنانچہ ہم کا لفظ ہمالیہ یعنی ہم + آلیہ (برف کا گھر) میں بھی استعمال ہوتا ہے ''تنگ'' کے معنی پدم چندر کوش صفحہ 232 پر مندرجہ ذیل ہیں۔ پہاڑ۔ کیسر کا درخت۔ ناریل۔ اُونچا۔ اونچائی والا۔ اسی طرح سنسکرت ہندی کوش مرتبہ وامن شورام آپٹے لفظ تنگ کے تحت لکھتے ہیں۔

اونچا۔ اونچائی والا۔ لمبا۔ چوٹی۔ گنبد دار۔ جوشیلہ وغیرہ دئے ہیں۔

ڈکشنریوں کے مندرجہ بالا معنوں کی رو سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہم تنگم ہمالیہ پہاڑ کی کوئی چوٹی ہے جو خاص اونچی اور کسی قدر گنبد دار ہے اور یہ چوٹی دیگر چوٹیوں کی نسبت خاص مرتبہ رکھتی ہے کیونکہ تنگ کا لفظ اولیت و فوقیت پر بھی استعمال ہوتا ہے ملاحظہ ہو سنسکرت کے مشہور شاعر کالی داس کا ''مہا کاویہ رگھونش'' سرگ ۶ شعر ۳

''तुङ्गं नगोत्संगमिवारूरोह''

ان معنوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے۔ قرآن مجید کی یہ آیت کس شان سے پوری ہوتی ہے و اوینھما الی ربوۃ ذات قرار و معین (سورۃ مومنون رکوع ۳)

یعنی ان دونوں کو ایک بلند مقام کی طرف پناہ دے دی جو آرام والی اور چشموں والی جگہ ہے۔

سَمَایَیَوْ (समाययौ)

ڈاکٹر شوناتھ شاستری جی نے اس کا ترجمہ Went کیا ہے مکمل سطر کا ترجمہ ہے One day he went to a country in the Himalayas بیشک یہ ترجمہ انگریزی درست ہے لیکن لفظ سَمَایَیُوْا پنے اندر مزید وضاحتیں رکھتا ہے۔ قبل اس کے کہ خاکسار اس بارہ میں کچھ عرض کرے۔ سنسکرت گرامر کا ایک قاعدہ بیان کرنا چاہتا ہے۔

سنسکرت زبان میں ماضی کے اظہار کیلئے تین طریقے ہیں۔ اوّل ماضی قریب۔ دوئم ماضی بعید۔ سوئم ماضی پروکھش۔ ماضی پروکھش اس جگہ استعمال ہوتا ہے جو انسان نے خود نہ دیکھا ہو لیکن وہ ہوا ضرور ہو۔ مثلاً ایک جملہ ہے۔ राम राजा बभूव । یعنی رام راجا تھا لیکن پروکھش نے مکمل تصدیق سے بات بیان کی ہے جس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں ہے۔

اب لفظ سَمَایَیَوْ پر غور کریں۔ یہ لفظ ماضی پروکھش یعنی لِٹ لکار (लिट् लकार) کا ہے اور سم + آ + یَیَوْ سے ملکر سَمَایَیَوْ (समाययौ) بنا ہے۔ اس کا مصدر یا پراپنے (या प्रापणे) یعنی جانا ہے۔ یہ مصدر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جس آدمی کیلئے یہ مصدر استعمال کیا جاتا ہے وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتا ہے۔ یہ مصدر پر سمے پدی یعنی متعدی ہے اور باب ادادی گن (अदादि गण) سے ہے۔ اس مصدر یعنی ''دھاتو'' سے فعل لٹ لکار یَیَوْ (ययौ) یعنی وہ جاتا ہے بنا ہے۔

سنسکرت زبان کا ایک دوسرا اصول اس فعل کے ساتھ کام کر رہا ہے۔ اور وہ ہے ''اُپ سرگ'' کا قاعدہ۔ قارئین کے علم کے لئے بتاتا چلوں کے سنسکرت میں 22 اُپ سرگ ہیں جو مصدر کے سات جڑ کر اُس کے معنوں پر تین عمل کرتے ہیں۔ (۱) فعل کا مطلب مکمل بدل دیتے ہیں (۲) فعل کے معنوں میں خوبی و خصوصیت پیدا کر دیتے ہیں۔ (۳) فعل کا ہی مطلب دوبارہ پیدا کر دیتے ہیں۔ علی الترتیب مثال دیکھیں جے (जय) مصدر سے (वि) اُپ سرگ سے وجے (विजय) بمعنی جیت پر ''اُپ سرگ لگنے ''پَر'' (पराजय) یعنی ہار دوسرا گم (गम) دھاتو سے گمنم (गमनम) انو گمنم (अनुगमनम) یعنی پیچھے پیچھے جانا۔ تیسرا یعنی وس (رہنا) (वस) دھاتو سے وتی. ادھی وتی وغیرہ بنتے ہیں۔ یَیَوْ (ययौ) فعل کے ساتھ اُپ سرگ (आ) آ لگنے پر آیَیَوْ بنا اور معنی مکمل طور پر بدل گئے بجائے جانا کہ مطلب ہوا اچھی طرح آنا۔ اس مطلب کو مزید شدت دینے کیلئے ایک اور قابل ذکر نکتہ یہ ہے کہ ایک اور اُپ سرگ سم کا استعمال کیا گیا ہے۔ سم (सम) اُپ سرگ کے متعلق سنسکرت ہندی کوش صفحہ 1072 ناشر نیو کارپوریشن دلی میں لکھا ہے کہ

(ترجمہ ناقل) ''مصدر یا کِرِدنت کے پہلے اُپ سرگ کے طور پر جڑ کر اس کے مندرجہ ذیل مطلب ہوتے

ہیں۔

(الف) (ا) کے ساتھ مل کر (۲) ساتھ ساتھ جیسے سنگم (संगम) سنبھاشن (संभाषण) (ب) کبھی کبھی یہ مصدر کے مطلب کو مزید ظاہر کر دیتا ہے اور اُس کا مطلب ہوتا ہے (ا) بہت، بالکل، خوب، مکمل، انتہائی جیسے سنتوش (۲) کبھی کبھی اس کا مطلب ہوتا ہے قریب نزدیک جیسے سمکھش (समक्ष)

لفظ سمایَیو (समाययौ) کی گرامر کی بحث کو زیر غور رکھیں اور دیکھیں کہ کس صداقت کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہندوستان آمد کی خبر دی جا رہی ہے۔ پہلے تو "آ" اُپ سرگ نے معنی کو اچھی طرح آنے پر ظاہر کیا دوسرا اسم (सम) اُپ سرگ نے مکمل اور بہترین طریق پر حضرت مسیح کی آمد پر گواہی دی ہے۔ یعنی آپ مکمل اور ہمیشہ کیلئے اپنے وطن کو چھوڑ کر ہجرت کر کے ہند میں آگئے تیسرا مطلب یعنی کبھی کبھی اس کا مطلب ہوتا ہے قریب نزدیک۔ اس سارے واقعہ کے راوی رشی سوت پر صادق آتا ہے یعنی سوت رشی جو اس واقعہ کو بیان کر رہے ہیں وہ اگر واقعہ کو کشفی طور پر دیکھ رہے ہیں تو بالکل نزدیک واقعہ ہونے والا ہے اور اگر اُن سے پہلے واقعہ ہو چکا ہے تو بالکل قریب و نزدیک کا یقینی واقعہ ہے۔

عین ممکن ہے کہ کوئی خیال کرے کہ راجہ کیلئے سمایَیو فعل کا ذکر ہے نہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیلئے پس عرض یہ ہے کہ بے شک راجہ اوّل مخاطب ہے لیکن اصل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فعل دلالت کر رہا ہے کیونکہ واقعہ میں راجہ کے واپس آنے کا ہے ذکر ہے جبکہ سم اچھی طرح جانے پر دلالت کرتا ہے۔ اور حضرت عیسیٰؑ ہی اچھی طرح وہاں یعنی کشمیر میں گئے تھے

هُوْن دیش (हूण देश)

بھوشیہ مہاپران کے راوی رشی سوت نے مذکورہ واقعہ سا کا راجہ اور جناب مسیح علیہ السلام کی ملاقات کی جگہ ھُن بیان کی ہے۔ چنانچہ اصل الفاظ ہیں "هُوْن دیشش مدھے (हूण देशस्य मध्ये) وال یہ ہے کہ ھون کون تھے اور اُن کے دیش سے کیا مراد ہے؟

قارئین! ہندوستان کی تاریخ کا مطالعہ کرنے والے اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ برصغیر میں پہلا چکرورتی راجا اشوک ہوا ہے جس کا خاندان "موریہ" Morya سلطنت کہلاتا ہے۔ موریوں کا زوال شنگ Shugh خاندان کے ذریعہ ہوا اور اُن کے بعد تیسری صدی عیسوی میں گپت خاندان کا عروج ہوا ہے۔ گپتوں کے مشہور راجاؤں میں چندر گپت۔ اسکندھ گپت وغیرہ مشہور و معروف ہیں۔ ھون وہ قوم ہے جس کے ذریعہ گپت سلطنت کا خاتمہ ہوا ہے۔

یوں تو برصغیر میں اس نے باقاعدہ حملہ چوتھی صدی عیسوی میں کیا ہے۔ اس حملہ کا کچھ ذکر مشہور سنسکرت شاعر کالیداس نے اپنے ڈرامہ "مالویکا اگنی متر" میں کیا ہے لیکن یہ قوم کشمیر پنجاب و پشاور کے سرحدی علاقہ پر سینکڑوں سال قبل مسیح سے منڈلانے لگی تھی اور بھوشیہ مہاپران کی مندرجہ بالا روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ عہد مسیح میں یہ قوم کشمیر میں اس کثرت سے آباد ہو گئی تھی کہ ہمالیہ کا یہ علاقہ هُوْن دیش کے نام سے موسوم ہو گیا تھا۔

ھن یا بنی اسرائیل؟

ھن قوم کے متعلق مورخوں کی رائے یکساں نہیں ہے اور عموماً اکثر کی رائے یہ ہے کہ وہ جنگجو اور جفاکش ضرور تھے مگر حکمرانی کے اوصاف اُن میں کم تھے۔ اُن کے قول و فعل میں اعتماد نہیں کیا جاسکتا تھے یہ لوگ ٹڈی دل کیطرح مشرق وسطی سے نکل کر آئے اور جہاں رہائش کے قابل جگہ ملی وہاں رہنے لگے۔ جب آبادکاری ان کا مسئلہ بن گیا تو یہ دریائے گنگا کی طرف نکل کھڑے ہوئے۔ (مزید تفصیل کیلئے دیکھیں پنڈت جواہر لال نہرو کی کتاب "بھارت ایک کھوج")۔

ھنوں کی یہ حالت بنی اسرائیل کے قبائل سے ملتی جلتی ہے جن کو بخت نصر نے ایشیائے کوچک اور وسط ایشیاء کے مختلف مقامات میں بکھیر دیا تھا اور پھر تاریخ اُن قبائل کے متعلق کوئی مستند خبر نہیں دے پائی۔ عین ممکن ہے کہ یہ قبائل تاریخ میں کسی اور نام سے متعارف ہو گئے ہوں۔ چنانچہ علم لسانیات کی رو سے جب ہم اس بات پر غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ بہت سی قومیں بعض حروف صحیح تلفظ کے ساتھ ادا نہیں کر پاتیں مثلاً پنجابی زبان میں عین کو گاف سے قاف کو کاف سے د، ز، ض، ظ کو جیم سے اور ف کو پ سے بدل دیا کرتی ہے اور غیر زبان کے حروف ادا کرتے ہوئے متعدد حروف حزف کر دئے جاتے ہیں مثلاً غلام محمد کو گاما۔ فضل الدین کو پھجل دین۔ فضل الحق کو پجھل ھک کہتے ہیں اور معراج الدین کو ماجا کہا جاتا ہے۔ اس لئے یہ امر بہت ہی قرین قیاس ہے کہ ھون قوم کی اصل بنی اسرائیل ہو بہر حال ابھی اس معاملہ میں مزید تحقیقات کی بہت گنجائش باقی ہے۔

قارئین! بخت نصر نے جن قبائل کو بکھیر دیا تھا اُن کے متعلق امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان فرماتے ہیں۔

"واقعی اور سچی بات یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اس بدبخت قوم (بنی اسرائیل۔ ناقل) کے ہاتھ سے نجات پا کر جب ملک پنجاب کو اپنی تشریف آوری سے فخر بخشا تو اس ملک میں خدا تعالیٰ نے ان کو بہت عزت دی اور بنی اسرائیل کی وہ دس قومیں جو گم تھیں اس جگہ آ کر اُن کو مل گئیں۔ (مسیح ہندوستان میں صفحہ 94 باب دوم)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ ملک پنجاب (پنجاب سے آج موجودہ دور کا پنجاب مراد نہیں بلکہ متحدہ پنجاب ہندو پاک مراد ہے) میں بنی اسرائیل آباد تھے اور تاریخ ہماری رہنمائی کرتی ہے کہ پنجاب کا علاقہ ہنوں کا ایک بنیادی مرکز تھا چنانچہ مشہور ھن راجا مہر کل کی راجدھانی سیالکوٹ کے قریب تھی اور مشہور راجہ مناڈر کی راجدھانی "ساکل" یعنی سیالکوٹ تھی ضمناً بتاتا چلوں کہ راجا میناڈر کے واقعات بدھوں کی مشہور کتاب "ملند پنھا" میں بکثرت موجود ہیں۔

ایک دوسرا اہم سوال جو ہمارے لئے قابل غور ہے وہ یہ کہ ایک مکمل قوم جو دس قبیلوں میں مشتمل تھی کس طرح تاریخ میں اپنی پہچان کھو گئی؟ کیا اُس قوم نے اپنی بقا و قومی پہچان کی زندگی کیلئے جدوجہد نہ کی تھی؟ اگر اُس قوم نے اس قسم کی کوئی کوشش کی تھی تو کیا وہ ثبوت دستیاب ہیں؟

قارئین یہ ایک وسیع مضمون ہے اور میرے اصل مضمون کی شق هُوْن دیش کے تعین سے مضمون ذرا دور ہوتا جا رہا ہے لیکن چونکہ اس سوال سے بھی ہون دیش کے بارے میں ایک تعین کی گنجائش موجود ہے اس لئے مختصراً ایک دو باتیں عرض خدمت ہیں۔

امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان فرماتے ہیں کہ

"سچی بات یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اس بدبخت قوم کے ہاتھ سے نجات پا کر جب ملک پنجاب کو اپنی تشریف آوری سے فخر بخشا تو اس ملک میں خدا تعالیٰ نے اُن کو بہت عزت دی اور بنی اسرائیل کی وہ دس قومیں جو گم تھیں اس جگہ آ کر اُن کو مل گئیں۔ **ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل اس ملک میں آ کر اکثر اُن میں سے بدھ مذہب میں داخل ہو گئے تھے اور بعض ذلیل قسم کی بت پرستی میں پھنس گئے تھے**"۔

(مسیح ہندوستان میں صفحہ 94 باب دوم)

مندرجہ بالا حوالہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل کی اکثریت بدھ مذہب میں شامل ہو گئی تھی صوبہ پنجاب کی تاریخ ہماری رہنمائی کرتی ہے کہ پنجاب میں ایک زمانہ میں بدھوں کا بول بالا تھا۔ چنانچہ جالندھر میں بدھوں کا مشہور مٹھ تھا لیکن سوال یہ ہے کہ کیا بنی اسرائیل کی طرف سے جب اُن کی قوم کی اکثریت بدھ مذہب میں داخل ہو رہی تھی کوئی مزاحمت نہ ہوئی؟ اور انہوں نے اپنی قوم کو بچانے کیلئے کوئی کوشش نہ کی؟

جواباً عرض ہے کہ بنی اسرائیل بخت نصر کے جلاوطن کر دینے کے سبب چونکہ اپنے مذہبی رہنماؤں سے بچھڑ چکے تھے اور جنگجو قوم میں تبدیل ہو گئے تھے اس لئے مذہبی معاملہ میں جو احتیاط کے پہلو ضروری ہیں اُن میں اُن کی طرف سے کوتاہیاں ہوئیں۔ اور قوم کی اکثریت غلط راہ پر چل نکلی۔ یہی حالت رومی قوم کی ہوئی اور مسلمانوں کے فاتح ہونے کے وقت جو بعض غلط عقیدے اسلام میں داخل ہوئے وہ بھی اس امر کا ثبوت ہیں کہ مذہبی معاملات میں ذرا سی غلطی بعض دفعہ قوموں کے عقائد و اعمال کو بدل کر رکھ دیتی ہے۔ اس کے باوجود تاریخ اس امر پر بھی کافی روشنی ڈالتی ہے کہ بنی اسرائیل نے اپنی بقاء کیلئے جدوجہد کی تھی۔ چنانچہ مشہور سیاح ھوین سوانگ اپنے سفرنامہ میں بعض واقعات بیان کرتا ہے جو ہماری مدد کرتے ہیں۔

یہ سفرنامہ کتاب "سی یو کی" کے نام سے شائع شدہ ہے اور اس کے انگریزی مترجم بیل صاحب ہیں۔ جلد اوّل صفحہ 156-150 مطبوعہ 1996ء میں ہوین سانگ نے "جو۔ کی۔ لو۔ ٹو۔ قوم" کا ذکر کیا ہے وہ لکھتا ہے کہ۔

"وہ ایک ادنیٰ درجہ کی قوم ہے جو زمانہ قدیم سے کشمیر میں آباد ہے اور بودھوں کے خلاف ہے۔ اس کے متعلق کسی خاص نتیجہ پر پہنچنا بہت مشکل ہے۔ ان کے اس نام کا ترجمہ عام طور پر کرتیہ کیا جاتا ہے لیکن اُس کا ذکر کہیں اندرون ملک کی تحریرات میں نہیں پایا جاتا۔ جرنل کننگھم نے اپنے جغرافیہ قدیم کے صفحہ 94 پر لکھا ہے کہ ان سے مراد "کیر" قوم کے لوگوں سے ہے لیکن اس کی تائید ہی کوئی خاص شہادت موجود نہیں ہے"

مشہور آریہ اسکالر ٹھاکر اچھر چند شاہپوریہ "راج ترنگنی" کے ترجمہ جلد دوم میں لکھتے ہیں۔

"وراہ مہر کی برھت سنگھتا کے ادھیائے 14 شلوک 29 میں "کیر" ایک نسل کا نام ظاہر کیا گیا ہے۔ جو شمال مشرق میں کشمیریوں ابھیسروں اور وردوں کی مانند آباد تھی بعض لغت دانوں کا خیال ہے کہ "کیر" کشمیریوں ہی کا دوسرا نام ہے لیکن اس شلوک (شلوک وراہ مہر۔ ناقل) سے اس بارہ میں ہر قسم کے شکوک کا رفع ہو جاتا ہے۔ اس امر کی تصدیق کے کیر کا نام نواحات کشمیر کی کسی قوم یا قبیلہ کیلئے استعمال ہوتا تھا۔ السّت کے زمانہ کی چمبہ کی ایک تانبہ کی پلیٹ سے ہوتا ہے جسے پروفیسر کیل ہورن نے کتاب انڈین اینٹی کوئیز کی جلد 17 صفحہ 7 پر شائع کیا ہے۔ اس میں کیروں پر سھل دیو کی ایک فتح کا ذکر ہے جس کا نام اس جگہ درگروں یعنی ڈوگروں اور ترگرتیوں کے درمیان آیا ہے۔ یہ امر واقعہ عجیب ہے کہ کشمیر کی دیگر کتب میں اس قوم کے متعلق اور کوئی حوالہ نہیں پایا جاتا"۔

(بحوالہ مکمل راج ترنگنی مترجم ٹھاکر اچھر چند شاہپوریہ صفحہ 372 نوٹ نمبر 936 مطبوعہ 1912ء بار اوّل سیوک سٹیم پریس لاہور)

بہر کیف ھوین سانگ کے حوالہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ کشمیر میں ایک قوم ایسی بھی موجود تھی جو بدھوں کی مخالف تھی اور اُس قوم کی اصل تاریخ ہندوستان سے جڑی ہوئی نہیں تھی عین ممکن ہے کہ وہ قوم بنی اسرائیل کا ہی کوئی قبیلہ ہو۔ مختصر یہ کہ ابھی اس معاملہ میں مزید تحقیق کی گنجائش ہے۔

شکادھیش (शकाधीश)

قارئین! بھوشیہ مہاپران میں جہاں حضرت مسیح علیہ السلام کی جائے ملاقات ''ھون دیش مدھیہ'' ذکر کی گئی ہے۔ وہاں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو ''شاکا'' یا شاکا قوم کا راجہ لکھا گیا ہے۔ یہاں یہ امر مدنظر رہے کہ ہندوستانی لٹریچر میں شاکا نام جہاں ساکا قوم کیلئے استعمال ہوا ہے وہاں ہر باھر سے آنے والی قوم کو بھی ساکا نام دیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ساکا قبائل بڑے وسیع پیمانہ پر شمالی ہندوستان میں آبسے اور مقامی آبادی میں گھل مل گئے۔

تاریخ میں بعض مورخوں نے ''ھون'' اور شاکا الگ الگ قومیں بیان کی ہیں جبکہ بعض انگریز مورخ ان کیلئے ''انڈو ساکا'' یا ''انڈو تھین'' کی ٹرم استعمال کرتے ہیں اور ہر تازہ وارد ساکا نام سے موسوم ہوتا رہتا ہے۔ آہستہ آہستہ ہر باہر سے آنے والی قوم کو ساکا پکارا جانے لگا۔ چنانچہ سائرس کو بھی ہندوستانی لٹریچر میں ساکا قرار دیا گیا ہے۔ کشان بھی کئی دفعہ ساکا کہلائے۔ یہاں تک کہ مسلمانوں کو بھی ساکا کے نام سے پکارا گیا۔

مزید تفصیل کیلئے دیکھیں Anciant India مصنفہ ٹی ایل شاہ حصہ سوم صفحہ 88 حاشیہ 273

چنانچہ مورخ ونسنٹ اے سمتھ اپنی تاریخی کتاب Anciant and Hindu India صفحہ 124 میں لکھتا ہے کہ "Indian used the term veguely to denote foreigh from beyond pases"

یعنی ہندو لٹریچر میں ساکا کی اصطلاح ہر باہر سے آنے والی قوم کیلئے مستعمل ہے اس وضاحت کو مدنظر رکھتے ہوئے غور کریں کہ ہندوستان کے بنی اسرائیل جو اکثر بدھ مذہب میں داخل ہو چکے تھے اُن کی ہدایت کیلئے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام باہر سے ہندوستان تشریف لائے اس لئے اُن کو ساکا قرار دیکر ساکا قوم کا راجہ قرار دیا گیا ہے۔

کشمیر کی تاریخ سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام یہاں شہزادہ نبی اور یوز آسف کے نام سے مشہور تھے۔ بنی اسرائیل کیلئے آپ مسیح موعود تھے۔ اور بنی اسرائیل میں مسیح اُن کے بادشاہ کا لقب ہے اور بائبل کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء بنی اسرائیل اپنے آپ کو ''ابن اللہ'' کہلاتے تھے اسی وجہ سے آپ کو مذکورہ بالا حوالہ میں شکادھیش یعنی شک قوم کا راجہ قرار دیا گیا ہے اور راجہ کے سوال کرنے پر آپ جواباً پہلے کہتے ہیں ईशपुत्रं च माम् یعنی میں ایش پتر (یعنی ابن اللہ) ہوں۔

ہندوستان کی قدیم تاریخی کتاب ''راج ترنگنی'' سے بھی یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ کشمیر میں بنی اسرائیل موجود تھے۔ اسی طرح علامہ ابوریحان البیرونی اپنی معرکۃ الآراء کتاب کتاب الہند میں لکھتے ہیں۔

''اھل کشمیر اپنے ملک کے دروازوں اور راستوں پر ہمیشہ سخت پہرہ رکھتے ہیں جس سے اُن کے ساتھ کسی قسم کی تجارت کرنا مشکل ہے قدیم وقتوں میں وہ ایک دو غیر ملکیوں اور خاص کر یہودیوں کو اپنے ملک میں داخل ہونے کی اجازت دے دیتے تھے''۔

(کتاب الہند جلد اول صفحہ 206 بحوالہ راج ترنگنی انگریزی۔ ترجمہ: از پنڈت رنجیت سیتارام صفحہ 446 حاشیہ۔

حضرت مسیح ناصری کی شاہانہ عزت و اکرام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

یقین ہوتا ہے کہ حضرت مسیح نے اس ملک میں آکر شاہانہ عزت پائی اور غالباً یہ سکہ ایسے بادشاہ کیطرف سے جاری ہوا ہے جو حضرت مسیح پر ایمان لے آیا تھا...... سوان سکوں سے ثابت ہوا کہ...... وہ فوت نہ ہوا جب تک اس کو ایسی شاہانہ عزت نہ دی گئی۔ (مسیح ہندوستان میں صفحہ 95 باب دوم)

پُرْشَمْ شُبَھم (पुरुषं शुभम्) شویت وسترم (श्वेतवस्त्रम्)

احادیث میں حضرت مسیح ناصری کا رنگ سرخ بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

رأیت عیسی و موسیٰ فاما عیسیٰ فاحمر جعداً عریض الصدر۔

(بخاری کتاب الفتن باب ذکر الدجال)

یعنی میں نے کشف میں عیسیٰ اور موسیٰ علیہما السلام دونوں کو دیکھا عیسیٰ تو سرخ رنگ کے تھے اور اُن کے بال گھنگھرالے تھے اور سینہ چوڑا تھا۔

بھوشیہ مہاپران میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیلئے (पुरुषं शुभम् ॥ ददर्श बलवान्नाज गोरांगं श्वेतवस्त्रकम्) استعمال کیا گیا ہے جس کے معنی ہیں ''ایک خوبصورت آدمی جس کا رنگ گورا سفید لباس اختیار کئے دیکھا''۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام خوبصورت تھے اس امر میں کوئی شبہ نہیں ہے کیونکہ بنی اسرائیل اپنے علاقہ اور نسلیت کی وجہ سے خوبصورت واقعہ ہوئے ہیں۔ اُن کا رنگ گورا بیان کیا گیا ہے۔ سفید رنگ والے آدمی میں خون کی زیادتی ہونے سے ایک لالی دوڑتی نظر آتی ہے اور اس وجہ سے وہ سرخ رنگ کا نظر آتا ہے اسی لئے بھوشیہ مہاپران نے حضرت عیسیٰ کو پرشم شبھم کہا ہے راجہ شالی واھن نے جس آدمی سے ملاقات کی وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی تھے اس پر مزید ثبوت سفید لباس کا ہونا ہے کیونکہ پرانے قدیم دستاویزوں میں جو ''واقعات صلیب کے چشم دید شہادت'' کے نام سے چھپے ہیں۔ حضرت مسیح ناصری کے متعلق لکھا ہے کہ ان کے سلسلہ میں واقفین کیلئے

سفید لباس کا پہننا ضروری تھا

(اردو ترجمہ صفحہ 23)

انجیل مرقس کے ایک مکاشفہ میں بھی آپ کے سفید و براق لباس کا ذکر موجود ہے چنانچہ لکھا ہے کہ:

''چھ دن کے بعد یشوع نے پطرس اور یعقوب اور یوحنا کو ہمراہ لیا اور ان کو الگ اونچے پہاڑ پر تنہائی میں لے گیا اور اُس کے سامنے اُس کی صورت بدل گئی۔ اور اُس کی پوشاک ایسی نورانی اور نہایت سفید ہوگئی کہ دنیا میں کوئی دھوبی ویسی سفید نہیں کر سکتا'' (مرقس باب ۹ آیت ۲۔۴)

حضرت مسیح کا نام انجیل کے مطابق یسوع اسلئے رکھا گیا ہے کہ وہ گناہوں سے نجات دیتے تھے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ

''مسیح کا نام یسوع اسلئے رکھا گیا کہ اس نے لوگوں کو گناہوں سے نجات دینی تھی کیونکہ یسوع کے معنی نجات کے ہیں (متی 1/22)

مسیح کے معنی بھی اس قسم کے انجیل میں بیان ہوئے ہیں:۔

''تو نے راست بازی سے محبت اور بدکاری سے عداوت رکھی۔ اس سبب سے خدا یعنی تیرے خدا نے خوشی کے تیل سے تیرے ساتھیوں کی نسبت تجھے زیادہ مسح کیا'' (عبرانیوں 1/9)

بھوشیہ مہاپران میں بھی اسی سے ملتی جلتی خبر دی گئی ہے چنانچہ عیسیٰ مسیح علیہ السلام بیان کرتے ہیں کہ

(मानसं निर्मलं कृत्वा मलं देहे शुभाशुभम्)

تلفظ:۔ مَانَسَمْ نِرْمَلَمْ کِرِتوَامَلَمْ دِیھِے شُبَھا اَشُوبَھمْ

شالی واھن (शालिवाहन)

راجہ شالی واھن کے زمانہ کا تعین

اس حوالہ میں راجہ شالی واھن کا ذکر ہے جس کا زمانہ پہلی صدی عیسوی متعین کیا جاتا ہے۔

(۱) چنانچہ زیر لفظ شالی واھن Kale کی سنسکرت انگریزی ڈکشنری میں لکھا ہے کہ شالی واھن ہندوستان کے ایک مشہور راجہ کا نام ہے جس کی سموت 78ء سے شروع ہوتی ہے۔

(۲) کیمبرج ھسٹری آف انڈیا جلد نمبر ا صفحہ 582 میں لکھا ہے کہ پہلی صدی عیسوی کے آخری ربع میں شالی واھن نے ساکا قوم کے حملہ آوروں کو کشمیر اور شالی ہندوستان سے باہر نکالا تھا۔

(۳) جیمز پرنسپ Essay on Indian Antiquitien Vol II P.15 میں لکھتے ہیں کہ راجا شالی واھن 78ء کے قریب کشمیر سے رخصت ہوا کیونکہ دکن (جنوبی ہندوستان) میں بغاوت کے آثار نمودار ہوگئے تھے۔

اس تحقیق سے ظاہر ہے کہ شالی واھن ہندوستان کے ایک مشہور راجہ کا نام ہے جس کا سموت 78ء سے شروع ہوا۔ اس سال اس نے ساکا قوم کے خلاف فتح و کامرانی حاصل کی جس کے لئے خوشی میں نئی سموت کا اجراء ہوا۔ یہ راجا اپنی فتوحات کے سلسلہ میں کشمیر آیا اور 78ء کو کشمیر سے رخصت ہوا ظاہر ہے کہ یہ راجہ حضرت مسیح ناصری کا ہم عصر تھا کیونکہ حدیث کی رو سے آپ نے 120 یا 125 سال عمر پائی۔ حضرت مسیح ناصری کی ملاقات اس راجہ سے 78ء کے آس پاس ہوئی جبکہ وہ کشمیر میں مقیم تھا۔

خلاصہ مضمون

''بھوشیہ مہاپران اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام'' اس مضمون کا مختصر خلاصہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ خبر کہ ''ہندوؤں کے پاس بھی ایک کتاب موجود ہے اس مضمون کا مختصر خلاصہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس میں شہزادہ نبی کا ذکر ہے'' کس شان سے پوری ہو رہی ہے۔ بھوشیہ مہاپران کا مندرجہ بالا حوالہ فی ذاتہ جہاں حضرت مسیح ناصری کے ہندوستان آنے اور یہیں وفات کی قطعی خبر دے رہا ہے وہاں اس حوالہ کے متفرق الفاظ حضرت مسیح ناصری کی زندگی سے جڑے ہوئے ہیں اور سارے الفاظ اشارہ و کنایہ سے یہی کہہ رہے ہیں کہ

''یہ خدا کا ارادہ تھا کہ وہ چمکتا ہوا حربہ اور وہ حقیقت نما برہان کہ جو صلیبی اعتقاد کا خاتمہ کرے...... مسیح موعود کے ذریعہ دنیا میں ظاہر ہو کیونکہ خدا کے پاک نبی نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ صلیبی مذہب نہ گھٹے گا اور نہ اس کی ترقی میں فتور آئے گا جب تک کہ مسیح موعود دنیا میں ظاہر نہ ہو...... اور اب جو وہ موعود ظاہر ہوا ہر ایک کی آنکھ کھلے گی اور غور کرنے والے غور کریں گے کیونکہ خدا کا مسیح آ گیا۔ اب ضرور ہے کہ دماغوں میں روشنی اور دلوں میں توجہ اور قلموں میں زور اور کمروں میں ہمت پیدا ہو۔ اور اب ہر ایک سعید کو فہم عطا کیا جائے گا۔ اور ہر ایک رشید کو عقل دی جائے گی کیونکہ جو چیز آسمان میں چمکتی ہے وہ ضرور زمین کو بھی منور کرتی ہے مبارک وہ جو اس روشنی سے حصہ لے اور کیا ہی سعادت مند ہے وہ شخص جو اس نور میں سے کچھ پاوے'' (مسیح ہندوستان میں صفحہ 113-114)

اللہ تعالیٰ اس نور سے زیادہ سے زیادہ سعید روحوں کو مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

شکریہ: اس مضمون کی تیاری میں فراہمی کتب کے لئے خاکسار انچارج صاحب احمدیہ مرکزی لائبریری قادیان اور مکرم مبارک احمد صاحب بٹ قادیان اور مکرم لطیف احمد خالد صاحب قادیان کا مشکور و ممنون ہے۔

تالبرکوٹ (اڑیسہ) میں وقف عارضی کا پروگرام

خاکسار وقف عارضی کے تحت سونگڑہ سے اسی کلومیٹر فاصلہ پر تالبرکوٹ جماعت میں ایک ہفتہ کے لئے پہنچا 25 تا 31 مئی تالبرکوٹ میں تعلیم القرآن کی اہمیت پر تربیتی اجلاس کیا گیا۔ ہر روز صبح مسجد احمدیہ تالبرکوٹ میں تعلیم القرآن کلاس لیتا رہا۔ انصار خدام واطفال سے انفرادی ملاقات کر کے انہیں قرآن کریم سیکھنے پڑھنے اور تلاوت کرنے کی طرف ترغیب دلائی۔ الحمدللہ خدام و اطفال تعلیم القرآن کلاس میں شریک ہوتے رہے خطبہ جمعہ کے ذریعہ بھی تعلیم القرآن کی اہمیت بتائی گئی احباب کو وقف عارضی میں شمولیت کے لئے کہا گیا ایک دوست مکرم صادق علی صاحب نے وقف عارضی میں جانے کی خواہش کی۔ دو تربیتی جلسے کئے گئے۔ جلسے میں احباب جماعت و مستورات کثرت سے شامل ہوئے۔ خاکسار نے احباب جماعت کو جلد از جلد اپنے خرچ پر ایم ٹی اے لگوانے کی تاکید کی پابندی نماز اور باجماعت نماز کی ادائیگی کی طرف لوگوں کو توجہ دلائی گئی اسی طرح احباب جماعت میں اخلاق میں سدھار چندہ میں باقاعدگی باشرح چندہ ادا کرنے اور نظام وصیت میں شمولیت کے لئے گذارش کی گئی ہفتہ وقف عارضی کے دوران تسبیح وتحمید و درود شریف پڑھنے کا بہترین موقعہ ملا۔ (سید انوار الدین احمد سونگڑہ)

جماعت احمدیہ بنگلور میں تقریب آمین

مورخہ 28.5.06 کو احمدیہ مسجد بنگلور میں قرآن کریم ناظرہ مکمل کرنے والے بچوں کی تقریب آمین منعقد ہوئی الحمدللہ۔ مکرم قریشی حمید الرحمٰن صاحب کی نظم کے بعد عزیز افضال احمد خان نے تقریب آمین کے سلسلہ میں تقریر کی۔ بعدہ مندرجہ ذیل بچوں کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ عزیز افضال احمد خاں۔ عزیز عدیل احمد ارسلان۔ سید فاتح احمد۔ سید فضل۔ فیصل احمد سہگل۔ ایم جی ندیم احمد۔ عزیزہ طلعت۔ سعادت اللہ۔ تقریب آمین کے بعد سبھی بچوں کو انعام کے طور پر مکرم امیر صاحب نے ایک ایک قلم دیا اور تمام حاضرین ولجنہ وناصرات کی ممبرات میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو قرآن کریم کا عرفان حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ بنگلور)

مجلس انصار اللہ سونگھڑہ کا تربیتی جلسہ

مورخہ 16.5.06 کو مجلس انصار اللہ سونگھڑہ کا ایک تربیتی جلسہ خاکسار کی زیر صدارت سونگھڑہ میں بعد نماز مغرب وعشاء ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد تربیتی موضوع پر انصار مقررین۔ مکرم مولوی سید انصار اللہ مسلم، سید صفی الباری صاحب۔ میر کمال الدین صاحب۔ سید سہیل احمد طاہر صاحب سید انوار الدین صاحب صدر جماعت میر عبدالرحیم صاحب اور خاکسار زعیم انصار اللہ نے تقریر کی۔ دُعا کے بعد جلسہ کا اختتام ہوا۔ چائے بسکٹ وغیرہ کا انتظام بھی تھا۔ (سید کمال الدین احمد زعیم انصار اللہ سونگھڑہ)

اطفال الاحمدیہ رشی نگر کی ڈائری

مورخہ 11.5.06 کو احمدیہ درس گاہ میں زیر صدارت محترم ایاز رشید صاحب عادل مبلغ سلسلہ تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد اطفال نے مختلف عناوین پر تقریر کی آخر پر صدر جلسہ نے تربیتی اُمور پر روشنی ڈالی۔

مورخہ 25.5.06 کو مجلس اطفال الاحمدیہ کی طرف سے مسجد نور میں تربیتی جلسہ زیر صدارت مولوی ریاض احمد رضوان صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت نظم اور چند تقریروں کے بعد مکرم فیاض احمد پڈر نے تربیتی اُمور پر روشنی ڈالی۔ صدارتی خطاب و دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ مورخہ 31.5.06 کو مجلس اطفال الاحمدیہ کی طرف سے مسجد نور میں جلسہ منعقد ہوا۔ (وسیم احمد گنائی ناظم اطفال)

خدام الاحمدیہ آسنور کا مثالی وقار عمل

مجلس خدام الاحمدیہ آسنور اکثر وقار عمل کرتی رہتی ہے مسجد احمدیہ آسنور کے صحن کی بھرتی کر کے ہموار کرنے اور ایک پارک بنانے کیلئے ۱۰ مئی سے مسلسل وقار عمل کئے گئے۔ صحن کو ہموار کرنے کیلئے مٹی دوسری جگہ سے لائی گئی اس وقار عمل میں ناصرات اور لجنہ نے بھی مدد کی۔ مجلس خدام الاحمدیہ آسنور نے ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا اجلاس میں خدام اور اطفال کی حاضری تسلی بخش تھی۔ شعبہ خدمت خلق کے تحت خدام اور اطفال ڈیوٹیاں دیتے ہیں۔ (قائد مجلس خدام الاحمدیہ آسنور)

سونگھڑہ میں تربیتی جلسہ

12 مئی کو جماعت احمدیہ سونگھڑہ (اڑیسہ) میں بعد نماز مغرب وعشاء ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم سید کمال الدین صاحب زعیم انصار اللہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم نظم کے بعد مکرم میر کمال الدین صاحب۔ مکرم میر عبدالرحیم صاحب صدر جماعت احمدیہ سونگھڑہ مکرم انصار اللہ مسلم صاحب نے تقریر کی صدارتی خطاب و دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (شیخ عبداللطیف قائد مجلس)

خدام الاحمدیہ کیرلہ کے تحت نومبائعین کا تربیتی کیمپ

مجلس خدام الاحمدیہ شمالی علاقہ کیرالہ کے زیر اہتمام نومبائعین کا ایک تربیتی کیمپ مورخہ 4 جون 2006 کو جسیلہ آڈیٹوریم منجیری میں مکرم سید تنویر احمد صاحب ناظم وقف جدید کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس کیمپ کی دو نشستیں ہوئیں۔ کیمپ کا افتتاح کرتے ہوئے مکرم محمد علی صاحب زونل امیر ملاپورم نے بتایا کہ امام وقت کے ہاتھ میں بیعت کی توفیق ملنا خدا تعالیٰ کا عظیم احسان ہے لہذا اس بیعت کی حفاظت کی بہت ضرورت ہے اس کے بعد مکرم پی پی حسن کویا صاحب صدر جماعت احمدیہ منجیری نے بتایا کہ یہاں منجیری میں کچھ عرصہ قبل میں اکیلا احمدی تھا۔ یہاں جماعت کے قیام میں خاکسار کے ساتھ مبلغین اور معلمین کا بہت تعاون حاصل ہوا۔ اور انفرادی و اجتماعی تبلیغ کے نتیجہ میں یہاں ایک مخلص اور مضبوط جماعت قائم کرنے میں، خدا تعالیٰ کی توفیق حاصل رہی۔ اس کے بعد مکرم سی کے عبدالغفور صاحب صدر جماعت وانیابلم اور مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب قائد علاقائی نے موقعہ محل کے مطابق تربیتی تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم مولوی غلام احمد اسماعیل صاحب مبلغ کوڑیتھور مکرم مولوی عبد الناصر صاحب مبلغ پتہ پریم نے علی الترتیب حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کی غرض وغایت اور جماعت احمدیہ اور دیگر جماعتوں کے درمیان مابہ الامتیاز کے عنوانوں پر مبسوط تقریریں کیں۔ اس کے بعد پانچ نومبائعین نے اپنے اپنے ایمان افروز تاثرات اور واقعات بیان کئے جو حاضرین کے ازدیاد ایمان کا باعث بنا۔ نماز ظہر وعصر اور تناول طعام کے بعد اس کیمپ کی دوسری نشست یوم خلافت کے طور پر منعقد ہوئی۔ مکرم باسط مسلم صاحب کی زیر صدارت تلاوت ونظم کے بعد خاکسار نے خلافت احمدیہ کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔

اجتماعی دُعا کے بعد یہ کیمپ نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا بر عایت پردہ نومبائعات نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اس کیمپ کی رپورٹ ماتروبھومی اخبار میں شائع ہوئی ہے۔ (محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

جلسہ ھائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

چارکوٹ: 11.4.06 کو جماعت احمدیہ چارکوٹ نے مسجد میں جلسہ سیرت النبی ﷺ زیر صدارت مکرم مولوی سفیر احمد صاحب منعقد کی۔ تلاوت کلام پاک اور نظم کے بعد خاکسار کے علاوہ مکرم ماسٹر محمود احمد سیکرٹری مال۔ مکرم عطاء الثانی صاحب معلم، مکرم عدنان احمد عادل متعلم اکیڈمی مکرم عطاء اللہ کلیم صاحب متعلم اکیڈمی۔ زھان احمد صاحب متعلم اکیڈمی۔ عبدالباسط متعلم اکیڈمی نے تقریر کی۔ جلسہ میں کافی تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ (مقصود احمد تبسم سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ چارکوٹ)

چک ایمرچھ: جماعت احمدیہ چک ایمرچھ (خانپورہ) کشمیر نے مورخہ 11 اپریل 2006 کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ چک ایمرچھ میں زیر صدارت۔ مکرم مظفر احمد صاحب قریشی۔ سیکرٹری مال مقامی جلسہ کیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم بشیر احمد خان۔ عزیز مکرم عمران خان صاحب سیکرٹری وقف نو اور خاکسار نے تقریر کی۔ آخر پر صدر اجلاس نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ سیرت النبیؐ کے تعلق سے خطبات کے چند اقتباس پڑھے اور دُعا کروائی۔ رات دیر تک اجلاس جاری رہا۔

اطفال الاحمدیہ کے تحت 18.4.06 کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد عزیز سید شجاعت علی وقف نو۔ راجہ عامر شریف۔ مکرم فیروز احمد خان وقف نو، عارف احمد خان وقف نو۔ مکرم ساجد امین نے تقریر کی۔

ناصرات الاحمدیہ چک ایمرچھ خانپورہ کشمیر کے تحت 17.4.06 کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ ہوا تلاوت قرآن مجید ونظم کے بعد عزیزہ سیدہ عذرہ شاہین عزیزہ رخسار پروین۔ عزیزہ فوزیہ مظفر۔ عزیزہ منہاز پروین نے تقریر کی۔ الحمدللہ تینوں اجلاس کی کارروائی بذریعہ لاؤڈ اسپیکر پوری بستی نے سنی اور تمام احمدی وغیر احمدی سبھی نے اس کو پسند فرمایا ہے بلکہ بعض غیر احمدیوں نے کہا کہ ہمارے نوجوان تاش کھیلتے دیکھے گئے مگر احمدیوں کے بچے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شاندار اجلاسات مناتے دیکھے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر نتائج عطا فرمائے۔

(سید امداد علی خادم سلسلہ)

راٹھ: ۱۱؍اپریل ۲۰۰۶ کو بعد نماز مغرب وعشاء احمدیہ مسجد راٹھ میں زیر صدارت مکرم انوار محمد صاحب راٹھ اجلاس ہوا جس میں مکرم اکرام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ راٹھ، مکرم عرفان احمد صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد یہ بابرکت اجلاس نہایت خیر وخوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

(شیخ ناصر الدین مبلغ سلسلہ عالیہ راٹھ یوپی)

سنگارپور: 16.4.06 کو جماعت احمدیہ سنگارپور کے زیر اہتمام بعد نماز مغرب جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت خاکسار ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد مکرم مولوی شمس الدین خان صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن وقف عارضی سورو ومکرم مولوی شیخ برہان صاحب مبلغ سلسلہ ومکرم شیخ عظیم صاحب آف سورو ومکرم مقصود احمد خان معلم سنگارپور اور مکرم آسیف بن رشید معلم گڑپدا نے تقاریر کیں۔ خاکسار نے صدارتی خطاب میں تمام احباب کا شکریہ ادا کیا اور اجتماعی دُعا کروائی اور جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ جماعت احمدیہ سنگاپور کے دور دراز مضافات سے کثیر تعداد میں احمدی اور نومبائعین افراد مرد وخواتین بچے بوڑھے سب اس جلسہ میں شریک ہوئے چونکہ یہ جلسہ کھلے میدان میں ہوا تھا۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا آواز غیر احمدیوں کے گھروں تک صاف پہنچ رہی تھی۔

انہوں نے بھی سنا۔ رات ساڑھے گیارہ بجے جلسہ ختم ہوا تمام لوگ رات کا کھانا کھا کر اپنے اپنے گھروں کو رخصت ہو گئے اور اکثر افراد رات مسجد میں قیام فرما کر صبح رخصت ہوئے۔

(شیخ علاؤالدین مبلغ سلسلہ سورو۔ سرکل انچارج شمالی زون)

سونگھڑہ: چھ مئی کو جماعت احمدیہ سونگھڑہ (اڑیسہ) کے تحت بعد نماز مغرب وعشاء مکرم سید انوارالدین صاحب کے مکان پر جلسہ سیرت النبی کا انعقاد عمل میں آیا تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم سید انوارالدین صاحب مکرم سید انصاراللہ صاحب۔ مکرم میر کمال الدین صاحب اور مکرم مولوی شیخ شمیم صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت وسوانح کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب ودُعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا مکرم سید انوارالدین صاحب نے اپنے مکان میں طعام کا انتظام کیا ہوا تھا۔ (شیخ عبداللطیف قائد مجلس سونگھڑہ)

سورو: جماعت احمدیہ سورو نے 11.6.06 کو بعد نماز مغرب جلسہ سیرت النبی مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم شیخ خالد حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ منعقد کیا۔ تلاوت قرآن پاک نظم کے بعد مکرم شیخ شعیب علی، مکرم شمس الدین خان، مکرم شیخ عظیم صاحب و مکرم عبدالودود صاحب و مکرم سرفراز علی صاحب اور خاکسار نے سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور اجتماعی دُعا کے بعد یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے اختتام پر تمام افراد میں شیرینی تقسیم کی گئی جلسہ میں جماعت احمدیہ سورو کے تمام افراد مرد و زن نے شرکت کی۔ (شیخ علاؤالدین مبلغ سلسلہ سورو)

شولاپور: مورخہ 11.4.06 کو احمدیہ مشن شولاپور میں جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا گیا۔ بعد نماز مغرب و عشاء مکرم سید منیر احمد صاحب صدر جماعت شولاپور کی زیر صدارت جلسہ کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن پاک، نظم کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب نے تقریر کی۔ اس کے بعد چھوٹے چھوٹے بچوں نے نماز و حدیث و دینی معلومات کے سوالات کے جواب دیئے۔ مکرم شیخ اکبر صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ شولاپور نے بچوں میں انعامات تقسیم کئے خاکسار کی تقریر کے بعد دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا اس جلسہ میں شولاپور شہر کے تقریباً تیس احمدیوں نے شرکت کی۔ (انصار علی خان معلم شولاپور)

گلبرگہ: مورخہ 16.4.06 کو بمقام "مسجد احمدیہ دارالذکر گلبرگہ" میں زیر صدارت مکرم وسیم احمد صاحب نور سابق صدر جماعت احمدیہ گلبرگہ و سیکرٹری امور عامہ جلسہ سیرۃ النبی کا انعقاد کیا گیا۔ مکرم ظفر احمد صاحب شحنہ کی تلاوت کے بعد عزیزم عبدالکبیر عادل نے نعت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی اس کے بعد عزیزم عبدالرؤف عابد۔ عزیزم عبدالحکیم عارف مکرم عبدالقادر شجیع۔ مہمان خصوصی مکرم عبداللہ قریشی صاحب صدر جماعت احمدیہ گلبرگہ اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔ آخر پر حاضرین کی تواضع کی گئی۔ (ایم مقبول احمد مبلغ سلسلہ گلبرگہ)

لدھیانہ: 7.5.06 کو مشن ہاؤس لدھیانہ، بمقام جنکپوری شام چار بجے تا چھ بجے کے درمیان جلسہ ہوا۔ جس میں تمام احباب جماعت نے شمولیت کی۔ (محمد سجاد خان معلم سلسلہ لدھیانہ)

ہاری پاری گام: تعلیم الاسلام احمدیہ پبلک سکول ہاری پاری گام کشمیر کی طرف سے سکول ہذا میں مورخہ 29 اپریل 2006ء کو ایک سیرتی جلسہ منعقد ہوا جس میں طلباء و طالبات نے حضرت رسول کریم صلعم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدر جلسہ کے خطاب سے یہ جلسہ ساڑھے تین بجے اختتام کو پہنچا۔ اس سکول میں اکثر طلباء غیر احمدی ہیں اور اُستاد بھی غیر احمدی مگر پھر بھی بہت ہی جذبہ کے ساتھ اس میں دلچسپی دکھائی اور جلسہ کے تمام انتظامات مجلس خدام الاحمدیہ نے کئے تھے اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزائے خیر دے۔

(محمد یوسف شیخ پرنسپل)

قادیان میں جلسہ یوم خلافت

مورخہ 27 مئی کو لوکل انجمن احمدیہ کی طرف سے مسجد اقصیٰ میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت مکرم و محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون نے کی۔ صبح نو بجے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ مکرم عبدالحسن صاحب نے کی اس کے بعد نظم مکرم حاشم احمد نے پڑھی بعدہ مکرم مولانا برہان احمد صاحب ظفر ناظر نشر و اشاعت نے خلافت احمدیہ کے امتیازات کے عنوانات پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم کے اے محمد راشد صاحب نے نظم سنائی دوسری تقریر مکرم سید مبشر احمد عالم مربی سلسلہ قادیان نے برکات خلافت کے عنوان پر کی۔

آخر میں صدر اجلاس نے بتایا کہ دشمن نے جماعت کو مٹانے کی پوری کوشش کی لیکن ناکام رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر جماعت کے بزرگان نے ملکر باہمی مشورے کے ساتھ حضرت حکیم مولوی نورالدینؓ کو اپنا خلیفہ چنا۔ جماعت احمدیہ میں خلافت قائم کرنے کے بارے میں اللہ نے پہلے سے خوشخبری دے دی تھی اور خلافت انشاء اللہ قیامت تک چلے گی اور اللہ تعالیٰ خود اس کی حفاظت کرے گا۔ دعا کے ساتھ اجلاس ختم ہوا مرد حضرات نے مسجد اقصیٰ میں اور خواتین نے مسجد مبارک میں بکثرت شرکت کی۔ (صدر عمومی قادیان)

دُعائے مغفرت

۱۔ خاکسار کی بڑی بہن مکرمہ ماجدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ محمد الدین صاحب آف جنید پور جھارکھنڈ مورخہ ۱۲۔۴۔۰۶ کو وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ نیک صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں آپنے اپنے پیچھے سوگوار خاوند کے علاوہ چار لڑکیاں اور دو لڑکے چھوڑے ہیں۔ ایک بچی کے علاوہ سب غیر شادی شدہ ہیں مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (نشاط احمد کارکن وقف جدید ننگل باغباناں قادیان)

۲۔ خاکسار کی ساس صاحبہ ۱۸ جون کو بوقت رات دو بجے اچانک حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نیک دیندار تھیں اپنے پیچھے تین بیٹیاں اور ایک بیٹا و خاوند چھوڑے ہیں۔ مرحومہ کی مغفرت، بلندیٔ درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عطاء الٰہی قاضی قادیان)

۳۔ خاکسار کے والد مکرم شیخ گلزار صاحب ۱۳۔۲۔۰۶ کو وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے قرآن مجید پڑھنے کی عادت تھی۔ اللہ تعالیٰ والد صاحب کی مغفرت فرمائے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین (شیخ مصور کرڈاپلی اڑیسہ)

۴۔ مورخہ ۳۔۶۔۰۶ء کو آسنور کے ناصر آباد حلقہ میں مکرم محمد شفیع پسوال صاحب کا بیٹا سیر و تفریح کے لئے گیا اور ایک دریا کو پار کرتے ہوئے گر کر فوت ہو گیا جس علاقہ میں یہ سانحہ پیش آیا وہ پہاڑی اور جنگل پر مشتمل ہے۔ خدام نے لاش تلاش کرنے کی بہت کوشش کی اس کے باوجود بچے کی لاش نہیں مل سکی۔ اللہ تعالیٰ والدین اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور جملہ خدام کو جزائے خیر دے۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ آسنور کشمیر)

اعلان نکاح

☆...... میرے چھوٹے بیٹے عطاء الوحید کا نکاح عزیزہ بنت المہدی بنت مکرم مولوی برہان احمد صاحب ظفر ناظر نشر و اشاعت قادیان کے ساتھ مورخہ یکم جنوری 2006 کو مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح و ارشاد قادیان نے مسجد اقصیٰ میں بعد نماز ظہر و عصر پڑھا۔ اس موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بنفس نفیس شرکت فرمائی اور اجتماعی دُعا کروائی اس رشتہ کے جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے اعانت بدر 50 روپے۔ (عبداللطیف سندھی قادیان)

☆...... خاکسار کی پوتی عزیزہ اشرف النساء بنت مکرم محمد اقبال صاحب منڈاسگر کا نکاح عزیز سید بدیع الزماں صاحب (معلم سلسلہ قادیان) ابن مکرم عبدالستار صاحب کے ہمراہ مبلغ 20,101 روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی مظہر احمد وسیم صاحب مبلغ انچارج ہبلی (کرناٹک) وگوآ نے مورخہ 26.1.06 کو پڑھا اور اُسی روز رخصتی بھی عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

(حضرت صاحب منڈاسگر۔ زعیم انصار اللہ ہبلی)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے میرے بڑے بیٹے عبدالعلیم آفتاب استاد جامعۃ المبشرین و عزیزہ ثمینہ ناز کو مورخہ 6.11.05 کو پہلا بیٹا عطا کیا ہے جس کا نام مسرور احمد رکھا گیا ہے جو مکرم اشفاق احمد صاحب کانپور کا نواسہ ہے بچہ وقف نو میں شامل ہے اس کی صحت و تندرستی درازی عمر اور صالح خادم دین بننے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 50 روپے۔ (عبداللطیف سندھی قادیان)

مورخہ 24.2.06 کو مکرم منور حسین صاحب آف اٹارسی کے ہاں پہلی بیٹی پیدا ہوئی ہے لڑکی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے حضور انور نے بچی کا نام امۃ الحی تجویز فرمایا ہے نومولودہ مکرم ابرار حسین صاحب مرحوم اٹارسی کی پوتی اور مکرم ابراہیم صاحب غالب مرحوم درویش کی نواسی ہے۔ بچی کی نیک صالحہ خادمہ دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ اٹارسی ایم پی)

☆...... مورخہ 20 مارچ 2006 کو خاکسار کے بیٹے عزیزم نوید احمد سولیجہ کے ہاں پہلی بیٹی تولد ہوئی ہے۔ الحمد للہ کہ بچی وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام "فریدہ احمد" تجویز فرمایا ہے۔ بچی مکرم فرید احمد صاحب سولیجہ کی پوتی اور مکرم شریف احمد صاحب آف مسکرا کی نواسی ہے۔ بچی کی صحت و سلامتی اور درازی عمر وقف نو کے تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ اعانت بدر 50 روپے۔ (گلریز بانو سولیجہ قادیان)

☆...... اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو بیٹی عطا کی ہے جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عطیۃ الٰہی آمنہ تجویز فرمایا ہے بچی کے نیک صالح خادم دین بننے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ (ایاز رشید عادل خادم سلسلہ)

حالات زندگی

ہمارے والد محترم کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ایم سی۔ گولبازار ربوہ۔ سابق درویش قادیان اور والدہ محترمہ مبارکہ قمر سیالکوٹی کے حالات زندگی زیر تحریر ہیں۔ انشاء اللہ جلد کتاب چھپ جائے گی سب بہن بھائیوں سے عاجزانہ درخواست ہے کہ ان کے بارے میں اگر کچھ جانتے ہوں تو تحریر فرمائیں۔ کسی نے ہمارے ابا جی سے علاج کروایا ہو یا ان کی کوئی خدمت یاد ہو۔ مزاح یا سوشل تعلق کے حوالے سے لکھئے۔ ہماری امی کی کوئی تقریر یاد ہو۔ یا کوئی اور بات جس پر آپ قلم اٹھانا چاہیں براہ کرم اپنی تحریری خدمات سے ہمیں جلد از جلد نوازیں۔ ان کے خطوط یا مضامین کسی کے پاس محفوظ ہوں تو براہ کرم اس کی کاپی مجھے بھجوا دیجئے۔ شکریہ

(شاہدہ متین سجاد۔ گوتھن برگ سویڈن)

Nattviols gatan 3, 417 20 Gothenburg Sweden, E-mail mrs.s.a@spray.se

نشانِ مہدی

بحرِ ہند کا زلزلہ و طوفان

بحرِ ہند میں اُٹھنے والے تند سونامی کو دیکھ!
حضرت مہدی کے پھر الفاظِ الہامی کو دیکھ!
پیشگوئی ہم مسیحِ وقت کی دُہرائیں گے
''یک بیک اِک زلزلہ سے سخت جُنبش کھائیں گے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار''

ہاں نہیں محفوظ تو بھی اے زمینِ ایشیا!
شاہد ناطق ہے اس پر آج انڈونیشیا
کیا ہوا لنکا میں وہ منظر تجھے دکھلائیں گے
''یک بیک اِک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار''

زلزلے پہ زلزلہ طوفان در طوفان ہے
ہائے اِک آباد دُنیا ہوگئی ویران ہے
چشمِ عالم کو نوِشتہ بارہا دکھلائیں گے
''یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اورکیا بحار''

گوشِ دل سے حرفِ حق سن حضرت موعود کا!
دیکھ تابندہ نشاں یہ مہدیٔ مسعود کا
ہم گواہی آسماں کی پے بہ پے دہرائیں گے
''یک بیک اِک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار''

کاش ! دنیا وقت کے مامور کو پہچان لے
چشمِ دل سے آسماں کے نور کو پہچان لے !
عرش والے کب تلک خاموش رہتے جائیں گے
''یک بیک اِک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے
کیا بشر اوز کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار''

آسماں کی اُنگلیوں سے چھڑ گیا جو ساز سن
سن سفیرِ عرش کی پُر درد سی آواز سن
نہ دھریں گے کان جو وہ تا ابد پچھتائیں گے
''یک بیک اِک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار''

با زبانِ حال کہتا ہے زمانہ بار بار
نوعِ انساں وقت ہے جُھک جا تو پیشِ کردگار
جھکنے والے خود بخود اُسکی پناہ میں آئیں گے
''یک بیک اِک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار''

(عبدالسلام اسلام ربوہ)

ذیابیطس پر قابو پائیں، اس سے پہلے کہ وہ آپ پر قابو پائے!

ذیابیطس دنیا بھر میں تیزی سے بڑھتے ہوئے غیر متعدی امراض کے حوالے سے توجہ کا حامل مرض ہے۔ 1995ء تک ذیابیطس سے 135 ملین افراد متاثر ہو چکے تھے۔ اگر اس سے بچاؤ کے حوالے سے مؤثر اقدامات نہ کیئے گئے تو یہ تعداد 2025ء میں بڑھ کر 300 ملین تک پہنچنے کا خطرہ ہے۔ اگر ذیابیطس کے مرض میں اس کے کنٹرول کے حوالے سے با قاعدہ علاج پر توجہ دی جائے تو مریض اس مرض کی متوقع پیچیدگیوں سے بچ کر ایک بھر پور اور نارمل زندگی گزار سکتا ہے۔ اگر آپ ذیابیطس کے مریض ہیں تو اس کا با قاعدہ اور مسلسل علاج ضروری ہے۔ علاج سے مراد ایسا عمل ہے جس کے بعد آپ کا جسم دوسرے نارمل افراد کی طرح کام کرنے لگے یعنی خون میں شکر اور انسولین کا صحیح تناسب ہو۔ ذیابیطس کو کنٹرول کرنے کا مطلب ہے کہ اس تناسب کو جس قدر ممکن ہو سکے نارمل کی نزدیک ترین حد میں رکھا جائے۔ ہماری خواہش ہے کہ آپ اپنی ذیابیطس پر قابو پا لیں، اس سے پہلے کہ وہ آپ پر قابو پالے۔ ذیابیطس پر قابو پانے کا مطلب یہ ہے کہ مرض سے ہونے والی پیچیدگیوں کے لامتناہی سلسلے کو شروع ہونے سے روکا جائے۔ آیئے، جانتے ہیں کہ اس سلسلے میں کیا کیا جاسکتا ہے۔

☆- اپنی شکر پر کنٹرول رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ شوگر ٹیسٹ با قاعدگی سے کرایا جائے اور اس سلسلے میں اپنے معالج سے مسلسل رابطے میں رہیں۔

☆- معالج اس سلسلے میں جو بھی ہدایات دے، اس پر عمل کریں مثلاً شوگر ٹیسٹ، بلڈ پریشر چیکنگ، خون میں چکنائی کا ٹیسٹ، گردوں کی کارکردگی دیکھنے کے مخصوص ٹیسٹ اور آنکھوں کے ٹیسٹ وغیرہ۔

☆- اگر آپ کو صحت کے حوالے سے کوئی بھی مسئلہ درپیش ہے تو ڈاکٹر سے فوری طور رجوع کریں اور جسم میں کوئی بھی تبدیلی محسوس کریں تو ڈاکٹر کو ضرور مطلع کریں۔

☆- خوراک سے متعلق ڈاکٹر کے مشورے پر ضرور عمل کریں۔ کچھ لوگ بدپرہیزی کرنے کے بعد ذیابیطس کی گولی کھالیتے ہیں۔ یہ طریقہ کار بہت غلط ہے اور اس سے نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔

☆- روزانہ با قاعدہ ورزش کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں اور اس سلسلے میں بہتر یہ ہے کہ روزانہ تیس منٹ تیز قدموں سے چلا جائے۔

☆- اپنے وزن کو مناسب حد میں رکھیں، اس کے لئے خوراک میں احتیاط اور با قاعدہ ورزش اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ☆- سگریٹ نوشی سے مکمل پرہیز کریں۔ ☆- اپنی زندگی میں مثبت رویہ اختیار کریں۔ ذہنی پریشانی اور دباؤ مرض کو بڑھاتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ زندگی کے مشکل لمحات میں (کسی صدمے و شکست وغیرہ کی صورت میں) خود کو قابو میں رکھنے کی کوشش کریں اور جس قدر ممکن ہو خود کو پرسکون رکھیں۔

کافی پینے سے ذیابیطس کے امکانات کافی کم ہو جاتے ہیں

نئی تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ کافی پینے سے ٹائپ ٹو ذیابیطس کے امکانات کافی کم ہو جاتے ہیں۔ موٹاپا اور خون میں شکر کی مقدار کنٹرول کرنے کی صلاحیت کم ہونا اس قسم کے ذیابیطس کی نمایاں علامات ہیں۔ منی سوٹا یونیورسٹی کے ذریعہ کافی کی شوقین 28000 خواتین پر مسلسل گیارہ برسوں تک تحقیق کے بعد یہ بات سامنے آئی ہے کہ روزانہ تقریباً چھ کپ کافی پینے والی عورتوں میں کافی نہیں پینے والی عورتوں کے مقابلے ذیابیطس کے امکانات 22 فیصد تک کم پائے گئے ہیں۔ میڈیکل تجزیہ نگار ایملی سینائے کہتی ہیں کہ کافی پینے سے ٹائپ ٹو قسم کی ذیابیطس کے امکانات 33 فیصد تک کم ہو سکتے ہیں لیکن انہوں نے کہا کہ کافی میں پائے جانے والے اس سودمند عنصر کے بارے میں ابھی تک واضح طور پر پتہ نہیں چل سکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہوسکتا ہے کہ کافی میں موجود کوئی کیمیکل یا منرل ذیابیطس کے لئے ذمہ دار کاربوہائڈریٹ میٹابولزم کو کنٹرول کرتا ہو۔ انہوں نے کہا کہ یہ نہیں سمجھا جانا چاہئے کہ ذیابیطس روکنے کا علاج صرف کافی پینا ہی ہے بلکہ مستقل ورزش اور کم چربی والے کھانے اسے روکنے میں زیادہ معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ ❁

115واں جلسہ سالانہ قادیان 2006ء

مورخہ 26-27-28 دسمبر کو منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 115 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2006ء (بروز منگل، بدھ، جمعرات) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

مجلس مشاورت:: جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 18 ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے مورخہ 29 دسمبر بروز جمعہ منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کرکے تیاری شروع کردیں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دُعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے آمین۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو اطلاع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت 15976:: میں ایم بیوی کوٹی زوجہ مکرم ایم محمد صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 71 سال تاریخ بیعت 1980 ساکن چیلہ کرہ ڈاکخانہ دینگا نلور ضلع ٹریچور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 7.5.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 9 سینٹ زمین بمقام چیلہ کرا سروے نمبر 118/9 تحصیل تلاپلی گاؤں چیلاکرا۔ ۲۔ 23 سینٹ زمین بشمول گھر جو ابھی تقسیم نہیں ہوا جسکے خاکسارہ کے علاوہ چھ بچے بھی وارث ہیں۔ آدھا تولہ زیور موجودہ قیمت -/2500 میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم ایم سلیمان — الامۃ ایم بیوی کوٹی — گواہ ایچ شمس الدین

وصیت 15992:: میں عبد الباسط خان ولد مکرم عبد الحمید خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 60 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 28.3.04 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ بمقام مانیکا گوڑہ ایک مکان مع زمین اور زمین 70 ہے جو تین بھائی اور تین بہن میں مشترکہ ہے مکان نمبر 364 ہے۔ زرعی زمین نمبر 727 ہے۔ ۲۔ بمقام نیا گڑھ ایک مکان مع زمین بھی تین بھائی تین بہنوں میں مشترکہ ہے مکان نمبر 135 ہے۔ ۳۔ ایک پلاٹ بھوبنیشور میں ہے 10 گونٹھ کا، خسرہ نمبر 172B۔ ۴۔ قادیان میں ایک پلاٹ 7 مرلہ ہے جو میرے نام سے ہے خسرہ نمبر 172/390 قیمت -/70000۔ ۵۔ قادیان میں دو پلاٹ میرے اور اہلیہ کے مشترکہ ہیں 18 مرلے، خسرہ نمبر 11-23R/9/1.5 قیمت -/175000۔ ۶۔ ایک Fiat کار ہے اندازاً قیمت -/26000۔ ۷۔ قادیان کاہلواں میں 14 مرلے کا پلاٹ اہلیہ کے ساتھ مشترکہ ہے 9-169-17R/19/2/4 قیمت -/150000 میرا گزارہ آمد از پنشن ماہانہ -/13492 ہے مجھے گریجویٹی کی رقم نہیں ملی جب set ہو کر ملے گی اسکی اطلاع کردونگا۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت اپریل ۰۴ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ جاوید اقبال اختر چیمہ — العبد عبد الباسط خان — گواہ سید پرویز افضل

وصیت 15993:: میں زکیہ عماد زوجہ مکرم عماد عبد الجلیل صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن کٹک ڈاکخانہ کٹک ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 28.3.04ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 100g زیور طلائی تھا اسکو ملاکر درج ذیل زیور طلائی لیا گیا ہے۔ ا۔ سیٹ طلائی ہار و کانٹے ۲۲ کیرٹ 44.540g۔ ۲۲ کیرٹ ہار طلائی 59.100g موتی کا ہار و کانٹے 8.720g چوڑیاں طلائی سات عدد ۲۲ کیرٹ 88.700g کڑے طلائی تین عدد ۲۲ کیرٹ 50.100g ایک سیٹ کندن کا ہار و کانٹے 12g ایک ہار طلائی ۲۲ کیرٹ 59.940g ایک سیٹ طلائی کانٹے و ہار سفید سونا ہے ۲۲ کیرٹ 12.900g زیور نقرئی دو پائل 223.990g اندازاً قیمت 2284/80 زیور طلائی ۲۲ کیرٹ اا سیٹ کان کی بالیاں 35.310g چین ایک عدد 6.700g بلیک ہیڈ چین 10.370g آٹھ انگوٹھیاں 16.850g کانٹے ایک سیٹ 5.590g پینڈنٹ چھ عدد 12.710g چک سیٹ 76.750g ایک کنگن 23.170g ایک کنگن 7.920g سنگاپوری چین دو عدد 12.810g ڈبل وائٹ سیٹ 5.300g چین 6.000g سنگاپوری چین 12.900g ڈائمنڈ سیٹ 18.720g وزن 630.720 قیمت اندازاً -/356194 میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت اپریل 2004ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبد الباسط خان — الامۃ زکیہ عماد — گواہ پرویز افضل

وصیت 15994:: میں محمد انور ولد مکرم محمد شفیع صاحب درویش مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 10.7.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت و تجارت ماہانہ 3839 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.7.05ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد — العبد محمد انور — گواہ شریف احمد

وصیت 15995:: میں فوزیہ نسرین زوجہ مکرم محمد انور صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 10.7.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ لاکٹ طلائی ایک عدد ۲۲ کیرٹ 4.490g بالیاں ایک جوڑی ۲۲ کیرٹ 5.520g حق مہر وصول شدہ -/7000 میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.7.05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور — الامۃ فوزیہ نسرین — گواہ محمد انور احمد

وصیت 15996:: میں ٹی شانبہ زوجہ مکرم سی جے وسیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 5.7.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیور طلائی 4.000g-/2500 نقدی -/50000 حق مہر -/15000 جسمیں سے آدھا لے چکی ہوں میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ وسیم احمد صدیق — الامۃ ٹی شانبہ — گواہ ٹی کے محمود

وصیت 15997:: میں ایم صوفیہ محمود زوجہ مکرم کے محمود احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 5.7.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیور طلائی 40g-/25000 حق مہر -/10000 وصول شد میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ وسیم احمد صدیق — الامۃ صوفیہ محمود — گواہ ٹی کے محمود احمد

وصیت 15998:: میں سی جے وسیم ولد مکرم سی ایم جلال الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ اکونٹینٹ عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 5.7.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ وسیم احمد صدیق — العبد سی جے وسیم — گواہ ٹی کے محمود

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ صفحہ اوّل

فوجداری مقدمہ جو اسی کرم دین نے گورداسپور میں میرے پر کیا تھا پانچویں جب لیکھرام کے مارے جانے کے وقت میرے گھر کی تلاشی لی گئی اور دشمنوں نے ناخنوں تک زور لگایا تا میں قاتل قرار دیا جاؤں مگر مخالفین تمام مقدمات میں نامراد رہے ہر ایک مقدمات کی حضور پُرنور ایدہ اللہ نے وقت کی رعایت کے ساتھ تفصیل بیان فرمائی سب سے پہلے ڈاکٹر مارٹن کلارک کے مقدمہ کی تفصیل حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں بیان فرمائی کہ یہ مقدمہ اس طرح پیدا ہوا کہ ایک شخص عبدالحمید نامی کو بعض عیسائیوں نے جو ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک سے تعلق رکھنے والے تھے سکھلایا کہ وہ عدالت میں یہ بیان دے کہ اس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قادیان سے اس غرض سے بھیجا ہے تا کہ وہ ڈاکٹر کلارک کو قتل کر دے اور نہ صرف سکھلایا بلکہ دھمکی بھی دی کہ اگر وہ ایسا بیان نہیں دے گا تو قید کیا جائے گا چنانچہ اس نے مجسٹریٹ ضلع امرتسر کے سامنے ایسا ہی بیان دیا اور وہاں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی گرفتاری کے لئے وارنٹ جاری ہوا۔ اس وارنٹ سے مطلب یہ تھا کہ تا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گرفتار کر کے حاضر کیا جائے۔ اور سزا سے پہلے گرفتاری کی ذلت پہنچائی جائے مگر باوجود یہ کہ امرتسر سے ایسا وارنٹ جاری ہوا اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اپنے تصرف غیبی سے اس وارنٹ سے آپؑ کو محفوظ رکھا اور کچھ بھی پتہ نہیں چلا کہ وہ وارنٹ جو امرتسر سے جاری ہوا تھا وہ کہاں گیا۔ غرض عدالت امرتسر کا پہلا وار ہی خالی گیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہر ایک ذلت سے محفوظ رکھا کیونکہ گرفتار ہو کر عدالت میں پیش کیا جانا اور ہتھکڑی کے ساتھ حکام کے سامنے حاضر ہونا بھی ایک ذلت کی بات تھی جس سے دشمنوں کو خوشی پہنچتی۔ پھر اس مقدمہ کے تمام کاغذات ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور کے پاس بھیجے گئے جب یہ کاغذات ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور کے پاس پہنچ گئے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ نشان ظہور میں آیا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور یعنی کپتان ایم ڈبلیو ڈگلس صاحب کے دل میں خدا تعالیٰ نے یہ ڈال دیا کہ اس مقدمہ میں وارنٹ جاری کرنا مناسب نہیں بلکہ سمن کافی ہوگا لہذا انہوں نے آپؑ کے نام سمن جاری کیا جس سے دشمنوں کی گرفتار دیکھنے کی آرزو پوری نہ ہوئی بلکہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجسٹریٹ ضلع کی کچہری میں حاضر ہوئے تو وہ نرمی سے پیش آئے اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے کرسی بچھوائی اور اس کے دل میں خدا تعالیٰ نے بٹھا دیا کہ مقدمہ بے اصل اور جھوٹا ہے اور جب آپؑ اس کی عدالت سے بری کئے گئے تو مجسٹریٹ نے آپ کو عین کچہری میں مبارک باد دی اور جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذلت دیکھنے آئے تھے خود ذلیل ہوئے۔ دوسرے مقدمہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مولوی محمد حسین بٹالوی نے درخواست دی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کو قتل کروانا چاہتے ہیں اور اس کی بنیاد ایک مباہلہ کے چیلنج کو بنایا۔ بہر حال بہت سی گواہیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف تھیں مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان سب کے باوجود کوئی فکر نہ تھی۔ فرمایا اس مقدمے میں بھی دشمن نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا مگر اللہ نے آپ کی بریت فرمائی۔ جب فیصلہ ہونا تھا حضور بھی بعض احباب کے ساتھ تشریف لے گئے۔ مولوی محمد حسین خوش تھے کہ آج فتح عظیم حاصل ہوگی مگر جیسا کہ قبل از وقت بتایا گیا تھا اب وہ حاکم آپ کی دعا کی برکت سے ایک منصف اور عادل کی شکل میں بدل چکا تھا اور اس نے حضور کے حق میں فیصلہ کیا اور محمد حسین کو آئندہ تکفیر سے باز رہنے کی ہدایت کی۔

تیسرے مقدمہ کے بارہ میں بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا یہ مقدمہ کرم دین جہلمی کا تھا اس کا بھی ایک لمبا اور تکلیف دہ سلسلہ چلتا رہا۔ مخالفین اور اخبارات نے کافی شور مچایا۔ مقدمہ کے شروع میں ہی اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو اس کے انجام کی اطلاع دے دی اور متعدد الہامات سے آپ کو اس میں فتح اور کامیابی کی بشارت دی اور کرم دین کی سزا کی کیفیت بھی تفصیل سے بیان فرمائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ افسوس ہمارے مخالفین کی اس قدر نامرادیوں کے باوجود میری نسبت کسی کو محسوس نہ ہوا کہ اس شخص کے ساتھ در پردہ ایک ہاتھ ہے جو ہر حملے سے اس کو بچاتا ہے اگر بدقسمتی نہ ہوتی تو ان کے لئے یہ ایک معجزہ تھا کیونکہ ان کے ہر حملے اور ہر شر سے خدا نے مجھ کو بچایا اور نہ صرف بچایا بلکہ پہلے سے خبر دے دی کہ بچائے گا اور ہر مرتبہ ہر مقدمے میں خدا خبر دیتا رہا کہ میں تجھے بچاؤں گا۔ اور اپنے وعدہ کے مطابق محفوظ رکھتا رہا۔ یہ ہیں خدا کے خدائی نشان کہ ایک طرف تمام دنیا ہمیں ہلاک کرنے کے لئے جمع ہے اور ایک طرف قادر خدا ہے جو ہر ایک حملے سے مجھے بچاتا ہے۔

پھر حضور انور نے لیکھرام کے متعلق پیشگوئی تفصیل سے بیان کی جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی انتہا کی ہوئی تھی آخر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی کی غیرت میں اس کو پکڑا اور اس کی تمام تفصیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتائی فرمایا باوجود تمام حفاظتی تدابیر کے کوئی اسے بچا نہ سکا بہر حال اس کے قتل کے بعد لوگوں نے شور مچایا اور آپ پر الزام لگایا اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق آپ کی ہر طرح سے بریت فرمائی آپ کے گھر کی تلاشی بھی لی گئی اور پولیس کے ہاتھ کچھ نہ آیا اس سلسلہ میں حضرت امیر المومنین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا توکل اور آپ کی جرأت و بہادری کا بھی ذکر فرمایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید و نصرت کے عظیم الشان معجزات ونشانات دکھائے ہیں۔

بقیہ اداریہ از صفحہ 2

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وقف زندگی کے متعلق فرماتے ہیں کہ:-

’’مَیں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں.... کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۷۰)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:-

’’صحابہ کرامؓ کے تعلقات بھی تو آخر دنیا سے تھے ہی جائیدادیں تھیں مال تھا زر تھا مگر ان کی زندگی پر کس قدر انقلاب آیا کہ سب کے سب ایک ہی دفعہ دستبردار ہوگئے اور فیصلہ کر لیا کہ **ان صلوتی و نسکی و محیای ومماتی لله رب العالمین** یعنی ہمارا سب کچھ اللہ ہی کے لئے ہے اگر اس قسم کے لوگ ہم میں ہو جائیں تو کونسی آسمانی برکت اس سے بزرگ تر ہے۔‘‘ (الحکم جلد ۷ صفحہ ۲۴۔ ۳۰ر جون ۱۹۰۳ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی آمد کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’زبانی اقرار کے ساتھ عملی تصدیق لازمی ہے اس لئے ضروری ہے کہ خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرو اور یہی اسلام ہے اور یہی وہ غرض ہے جس کے لئے مجھے بھیجا گیا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۳۸-۱۳۹)

خدمت اسلام کے لئے خود کو وقف کر دینے کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں جو شدید خواہش اور دلی تمنا تھی اس کا ذکر کرتے ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

’’مَیں خود اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس راحت اور لذت سے حظ اُٹھایا ہے یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کر پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔‘

‘(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۷۰)   (باقی)   منیر احمد خادم

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. (S) 01872-221672 (R) 220260
(M) 98147-58900
E-mail: Kashmirsons@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and
Diamond Jewellery
Lucky Stones are Available here
Shivala Chowk Qadian (India)

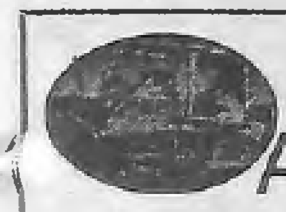

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

2 and 3 Bed Rooms Flat
Independant House
All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Flat Available
Contact : Deco Builders
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

44 برس بعد ناتھولا میں ہند چین سرحد تاجروں کیلئے کھول دی گئی

ہندوستان اور چین دونوں ملکوں نے 44 سال بعد ناتھولا درے کے راستے سرحدی تجارت کا دوبارہ آغاز کیا۔ دونوں پڑوسی ملکوں کے درمیان نئے دوستانہ تعلقات کو مضبوطی فراہم کرتے ہوئے 14 ہزار 200 فٹ کی اونچائی پر واقع ناتھولا میں ہندوستان سرحد پر واقع ایک شاندار تقریب میں سکم کے وزیراعلیٰ پون کمار چاملنگ اور تبت آٹونومس ایریا (ٹی اے آر) کے چیئرمین سی فنتساک نے روایتی طور پر ربن کاٹ کر مشترکہ طور پر اس دوطرفہ سرحدی تجارت کا افتتاح کیا۔ ایشیا کے ان ۲ بڑے ملکوں کو جوڑنے والا یہ مشہور قدیم اور برف پوش شاہراہ 1962 میں ہند۔ چین جنگ کے فوراً بعد بند ہوگیا تھا۔ اس تجارتی شاہراہ سے تجارت کے آغاز کے بعد ناتھولا ہندوستان اور چین کے درمیان تجارت کا یہ تیسرا راستہ بن گیا ہے۔ ابھی تک ہماچل پردیش کے شکیلا اور اترانچل کے لیپو لیکھ سے سڑک راستے کے ذریعہ چین سے تجارت ہورہی تھی۔ اس راستے ہندوستان چین کو 29 اشیاء برآمد کرے گا جب کہ چین سے 15 اشیاء ہندوستانی سرحد میں داخل ہوں گی۔ ہندوستان سے برآمد کی جانے والی اشیاء میں زرعی پروڈکٹ کمبل کپڑے، سائیکل چائے چاول، پھل اور خشک وتازہ سبزیاں شامل ہیں۔ دوسری طرف چین ہندوستان کو بکری کی کھال۔ اون، خام ریشم کھال چینی مٹی مکھن سادہ نمک اور بھیڑوں سمیت 15 اشیاء برآمد کرے گا۔ تاجر برادری کا کہنا ہے کہ انہیں اس راستے کے کھلنے کا ایک طویل عرصہ سے انتظار تھا انہوں نے کہا کہ اس راستے کے ذریعہ باہمی تجارت کو کافی فروغ حاصل ہوگا۔ ہر سال یکم جون سے 30 ستمبر تک یہ راستہ تجارت کیلئے کھلا رہے گا۔ مشرقی سکم کے شہریوں کیلئے اس عرصہ کیلئے تجارتی پاس جاری کیا جائے گا۔ ہندوستانی تاجر سامان سے لدی ہر ایک گاڑی کیلئے ۵ یوان کی فیس دیکر چین کی سرحد کے نزدیک واقع رینچنکن بازار تک جاسکتے ہیں جب کہ چینی تاجر سرحد سے سات کلومیٹر دور واقع شیراتھنگ بازار میں اپنا مال لاسکتے ہیں۔ اس سے دونوں ملکوں کے عوام بہت آسانی سے اپنی مطلوبہ اشیاء حاصل کرسکتے ہیں حکومت کے اس فیصلے سے دونوں ملکوں کی سرحد کے قریب رہنے والوں خصوصاً تاجر برادری میں کافی جوش وخروش پایا جارہا ہے۔ ہندوستانی سرحد میں ہندوستان۔ تبت سرحدی پولیس (آئی ٹی بی پی) کے جوان ناتھولا سے تیراتھنگ تک سکیورٹی کی ذمہ داری سنبھالیں گے۔

امریکی حکام کو تحائف دینے میں پاکستان سب سے آگے

پاکستان کی حکومت نے امریکی انتظامیہ کے افراد کو تحائف دینے میں دنیا بھر کے تمام ممالک کو پیچھے چھوڑ دیا ہے پاکستان کے اخبار جسارت نے ایک امریکی میگزین کے حوالے سے بتایا کہ صرف ایک سال کے دوران امریکی حکام کو دیئے گئے تحائف کی مد میں ملک کے قومی خزانے کو ہزاروں ڈالر کا نقصان پہنچایا ہے۔ میگزین لکھتا ہے کہ پاکستانی حکمران شاہانہ انداز میں واشنگٹن کا دورہ کرتے ہیں اور صدر جارج ڈبلیو بش اور دیگر عہدیداروں کو بیش قیمت تحائف دیتے ہیں۔ پاکستان کی جانب سے امریکی حکام کو تحائف دینے کا سلسلہ جنرل پرویز مشرف سے شروع ہوا ہے۔

بنگلہ دیش میں احمدی افراد پر حملوں کا خطرہ

بنگلہ دیش میں احمدیہ مسلمانوں کے اقلیتی فرقے نے اندیشہ ظاہر کیا ہے کہ ان کی مساجد گھروں اور لوگوں پر وہ جماعتیں حملے کرسکتی ہیں جو انہیں غیر مسلم قرار دینے کا مطالبہ کررہی ہیں۔ احمدیہ رہنما احمد بشیر چودھری نے کہا کہ "ہم بڑھتی ہوئی دھمکیوں اور خوف کی وجہ سے اپنی سلامتی کے تعلق سے بیحد تشویش میں مبتلا ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں غارت گری سے بچانے کیلئے حکومت نے اب تک جو اقدامات کئے ہیں ان سے عام طور پر تو ہم خوش ہیں لیکن ہمیں اندیشہ ہے کہ ہم پر متعصبین کا اچانک حملہ ہوسکتا ہے۔ سنی مسلمان احمدیوں کو مسلمان نہیں مانتے کیونکہ ان کے نزدیک احمدی آنحضرت صلعم کو آخری نبی نہیں مانتے۔ اس لئے وہ حکومت پر دباو ڈال رہے ہیں کہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔ گزشتہ سال حکومت نے احمدیہ اشاعتوں پر یہ کہتے ہوئے پابندی لگادی تھی کہ اس طرح احتجاج کی شدت کم کرنے اور امن وسلامتی برقرار رکھنے میں مدد ملے گی۔ 24 جون کو بنگلہ دیشی پولیس نے شدت پسند مسلمانوں، ختم نبوت کے کارکنوں کو ڈھاکہ کے بین الاقوامی ہوائی اڈہ کے قریب احمدیہ فرقے کی ایک مسجد پر حملہ کرنے سے روکا تھا۔ اس گروپ نے دوبارہ مجتمع ہوکر مسجد پر حملہ کرنے کی دھمکی دی ہے۔ بشیر نے بتایا کہ ہم نے حکام کو اپنی تشویش سے آگاہ کردیا ہے اور سلامتی بڑھانے پر زور دیا ہے۔ پولیس نے بتایا کہ احمدیوں کے تمام اداروں کے گرد سیکورٹی سخت کردی گئی ہے۔ (25 جون 2006 روزنامہ انقلاب ممبئی)

عراق اور افغانستان پر حملوں کے بعد دہشت گردی میں اضافہ ہوا ہے ایک تجزیاتی رپورٹ میں انکشاف

افغانستان اور عراق پر امریکی حملوں سے القاعدہ اور دوسرے شدت پسند گروپوں کی طرف سے دہشت گردی کے خطرات ختم ہونے کے بجائے بڑھ گئے ہیں۔ یہ نتائج برطانوی پارلیمان کے دارالعوام کی خارجہ امور کی کمیٹی نے ایک تجزیے سے اخذ کئے ہیں جو خارجہ امور کے مختلف پہلو اور دہشت گردی کے خلاف جنگ کے عنوان سے کرایا گیا تھا۔ اس رپورٹ میں بہت سے بین الاقوامی امور کا جائزہ لیا گیا تھا جن میں ایران کے جوہری پروگرام کا تنازعہ، افغانستان کی صورت حال اور مشرق وسطی میں اسرائیل اور فلسطین کے درمیان کشیدگی شامل ہیں۔ کمیٹی نے اس رپورٹ سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ القاعدہ سے برطانیہ کو اب بھی شدید خطرہ لاحق ہے اور القاعدہ کے فلسفے میں تبدیلی کی وجہ سے اس کو ختم کرنا بھی بہت مشکل ہوگیا ہے۔ کمیٹی نے برطانوی حکومت سے وضاحت چاہی ہے کہ کن حالات کے تحت عراق سے برطانوی افواج کو واپس بلایا جائے گا۔ اس نے قیدیوں کے بارےمیں بھی وضاحت طلب کی ہے اور افغانستان میں بگڑتی ہوئی صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے اس نے برطانوی حکومت سے افغانستان میں برطانیہ کے کردار کے بارے میں بھی استفسار کیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ برطانیہ کو ایران کے خلاف فوجی کارروائی میں طاقت کے استعمال کی حمایت نہیں کرنی چاہئے تاوقتیکہ اس مسئلہ کو حل کرنے کیلئے باقی تمام راستے بند نہیں ہوجاتے۔ انہوں نے کہا کہ اگر تمام اتحادیوں میں اس پر اتفاق ہوتا ہے تبھی ایسا کیا جانا چاہئے اور یہ بات امریکی انتظامیہ پر واضح کردینی چاہئے۔

ہتھیاروں کی عالمی سطح پر غیر قانونی تجارت

جمہوریہ کانگو کے گھنے جنگلوں سے بغداد کی خطرناک سڑکوں اور منشیات کے دھندے کے مرکز ریوڈی جنیرو تک پوری دنیا میں کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں غیر قانونی طریقہ سے حاصل کئے گئے ہتھیاروں نے دہشت نہ پھیلا رکھی ہو۔ ان ہتھیاروں کی عالمی سطح پر غیر قانونی تجارت کی روک تھام کے لئے نیویارک میں اقوام متحدہ کی میٹنگ میں ان ہتھیاروں کے دلالوں کی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے زیادہ سخت قوانین بنانے پر زور بڑھ رہا ہے۔ ان ہتھیاروں کا چکر یہ ہے کہ افریقہ سے بوسنیا بھیجے جاتے ہیں اور بوسنیا سے واپس افریقہ آجاتے ہیں جہاں سے انکا رخ مغربی ایشیا کی طرف ہوتا ہے۔ یہ ہتھیاروں کا ایک خفیہ دائرہ ہے جو جنگ کے دائرے میں گھومتا رہتا ہے اور اس کے درمیان کہیں وہ دلال موجود ہے جو ہتھیار ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجتا اور بیچتا رہتا ہے۔ ۱۹۵۰ء کی دہائی سے ہی یہ بے چہرہ دلال پوری دنیا میں ہتھیاروں کی غیر قانونی تجارت کررہے ہیں کیونکہ اس وقت امریکہ اور سوویت یونین دونوں نے اپنے اپنے اتحادیوں کو مسلح کرنے کے لئے اسلحہ دوڑ بڑھادی تھی۔ ایک اسلحہ دلال نے گمنام رکھے جانے کی شرط پر بتایا کہ یوروپ میں اب چھوٹے ہتھیار اتنے سستے نہیں رہ گئے جتنے کہ ۱۹۹۰ء کی دہائی کے آخری برسوں میں ہوا کرتے تھے۔ اس کا ایک سبب یہ ہے کہ سابقہ مشرقی بلاک کے ملکوں میں ہتھیاروں کا جو سیلاب شروع میں آیا تھا وہ اب تھم گیا ہے۔ اس دلال نے بتایا کہ ابھی بھی کافی مقدار میں چھوٹے ہتھیار بازاروں میں دستیاب ہیں۔ مشرقی بلاک کے ملکوں میں اے کے ۴۷ نئی رائفلوں کا ایک بڑا ذخیرہ آج بھی موجود ہے۔ استعمال شدہ اے کے ۴۷ تو بہت بڑی تعداد میں ہیں۔ ۱۹۹۱ء میں سوویت یونین کے انتشار کے بعد نہ صرف سستے ہتھیاروں کی بہار آگئی بلکہ افریقہ، لاطینی اور مشرقی وسطی میں جہاں جہاں لڑائی ہورہی تھی ان ہتھیاروں کو پہنچانے کے لئے بڑے بڑے طیارے بھی ہاتھ لگ گئے۔ چھوٹے ہتھیاروں کی تجارت کے امور کے ایک ماہر برین ووڈ نے کہا کہ ہتھیاروں کی سپلائی کا کام لوگوں کو ٹھیکے پر دیا جاتا ہے اور یہ کنٹرول سے باہر ہے۔ آج بین الاقوامی اسلحہ تجارت کے سرغنہ کچھ ایسے افراد ہیں جن کے پاس لیپ ٹاپ موبائل فون فضائی ٹکٹ اور نامہ جار کی کمپنیاں ہیں یہ لوگ پوری دنیا میں گھومتے رہتے ہیں۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل اور اوکس فام سمیت کئی ایجنسیوں پر مشتمل ایک گروپ انٹرنیشنل ایکشن نٹ ورک آن سمال آرمس کا اندازہ ہے کہ پوری دنیا میں ایک سال کے اندر ۴ ملین ڈالر کے ہتھیاروں کی تجارت ہوئی ہے اور ان میں سے ایک بلین ڈالر کی تجارت غیر قانونی ہے۔ ہتھیاروں کی قیمتیں مختلف مقامات پر مختلف ہیں مثال کے طور پر ایک نئی کلاشنکوف رائفل تین میگزین کے ساتھ ۳۵۰ سے ۴۰۰ ڈالروں میں مل جاتی ہے لیکن افریقہ کے جنگی خطوں میں پہنچ کر ان میں رائفلوں کی قیمت دس گنا بڑھ جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک بات اور اہم ہے کہ اگر بندوقیں دستیاب ہوں گی تو ان کا استعمال بھی ہوگا۔ انٹرنیشنل ایکشن نٹ ورک کی ایک ترجمان کا کہنا ہے کہ پہلے یہ بات عام طور پر کہی جاتی تھی کہ غیر قانونی ہتھیاروں کا نشانہ عورتیں اور بچے ہوتے ہیں مگر آج کی صورتحال مختلف ہے۔ آج نوجوان لوگ ان ہتھیاروں کو استعمال بھی کرتے ہیں اور وہی اس کی زد میں بھی آتے ہیں۔ (ہندسماچار جالندھر 06-6-20)

ایران کو مراعات کا پیکج پیش کرنے پر اتفاق

جرمنی اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے دیگر مستقل اراکین نے یورینیم افزودہ کرنے کے ایران کے نیوکلیائی پروگرام کو بند کرانے کے لئے ایران کو مراعات کا ایک پیکج پیش کرنے سے اتفاق کرلیا ہے۔ ایران اگر اسے مسترد کرتا ہے تو اسے تادیبی کاروائی کا سامنا کرنا ہوگا۔ برطانوی وزیر خارجہ مارگریٹ بیکٹ نے گزشتہ روز ویانا میں وزارتی کانفرنس کے بعد بتایا کہ اب دو ہی راستے رہ گئے ہیں اور ہم ایران پر زور دیتے ہیں کہ وہ مثبت راستہ اختیار کرے اور ہماری ٹھوس تجاویز پر سنجیدگی سے غور کرے تاکہ ایران کو نمایاں فائدہ پہنچے۔ انہوں نے اگرچہ پیکج کی تفصیل تو نہیں بتائی لیکن کہا کہ تجاویز بڑی ہی دوررس ہیں جو ایران کو اپنے نیوکلیائی پروگرام پر پیداشدہ تنازعہ کو مذاکراتی طریقے سے ختم کرنے کا موقع فراہم کرتی ہیں۔ دوسری صورت میں اسلامی ملک ایران کو سلامتی کونسل کی طرف سے کاروائی کا سامنا کرنا ہوگا جس میں اقتصادی پابندی بھی شامل ہوسکتی ہے۔ امریکی وزیر خارجہ کونڈولیزا رائس نے کہا ہے کہ امریکہ، یورپی ممالک، روسی، چینی، سبھی اس بات سے متفق ہیں کہ ایران کو دو راستے دئے جائیں۔ ایک راستہ مذاکرات اور ترغیبات کا اور دوسرا راستہ تادیبی کاروائی اور الگ تھلگ کرکے رکھ دینے کا۔ رائس نے کہا کہ مذاکرات کے ذریعہ ایران کو ایسے غیر فوجی نیوکلیائی پروگرام کی اجازت دی جاسکتی ہے جس سے اقوام عالم کو اتفاق ہو۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایران اس پیشکش کو قبول کرلیتا ہے اور یورینیم کو افزودہ کرنے سے باز آجاتا ہے تو بہتر رہے گا کیونکہ اس کے بعد ہم مذاکرات کی میز پر آسکتے ہیں اور ہمارا خیال ہے کہ غیر فوجی نیوکلیائی پروگرام سے ایران کی ضرورت پوری ہوسکتی ہے۔ لیکن اقوام عالم کا اس بات سے متفق ہونا ضروری ہے کہ ایران نیوکلیائی ہتھیار سازی کی طرف قدم نہیں اٹھائے گا۔ صدر امریکہ جارج بش نے وارننگ دی ہے کہ اگر ایران یورینیم کی افزودگی سے اب بھی باز نہیں آتا تو امریکہ اور اس کے اتحادی ایران پر پابندیاں عائد کرنے کے لئے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل سے رجوع کریں گے۔ ایران بہرحال بدستور مصر ہے کہ اس کا نیوکلیائی پروگرام پرامن ہے۔ ایرانی وزیر خارجہ منوچہر متقی نے تہران میں کہا ہے کہ ایران جہاں امریکہ سے بات کرنے کو تیار ہے وہیں یورینیم کو افزودہ کرنے کے حق پر وہ کوئی بات نہیں کرے گا۔ امریکہ کی خفیہ ایجنسی کے ایک اعلیٰ افسر نے کہا ہے کہ ایران ۲۰۱۰ء تک جوہری بم بنا سکتا ہے۔ نیشنل انٹلی جنس کے ڈائرکٹر جان نیگرو پونٹے نے بی بی سی ریڈیو کو بتایا کہ 'ایران دنیا میں دہشت گردی کی حمایت کرنے والا اصل ملک ہے۔' انہوں نے کہا کہ ایسا لگتا ہے کہ ایران نے جوہری ہتھیار بنانے کا تہیہ کرلیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 'میرے اندازے کے مطابق ایران اگلی دہائی کے اوائل یا اس کے وسط میں جوہری ہتھیار بنانے کی حالت میں ہوگا جو کہ سخت تشویش کی بات ہے۔

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
lbadrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 55 | Thursday | 13th July 2006 | Issue No. 28

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیان فرمودہ نظریہ جہاد اور علماء اسلام

دل ہمارے ساتھ ہیں گو منہ کریں بک بک ہزار

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے آج سے 100 سال قبل جو نظریہ جہاد پیش فرمایا تھا اور جس کی وجہ سے اُس وقت کے بعض علماء نے آپ کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا تھا اور آپ کو انگریزوں کی تائید کرنے والا بتایا تھا آج وہی علماء اسلام اس حقیقی نظریۂ جہاد کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ جو حضور علیہ السلام نے باذن الٰہی پیش فرمایا تھا۔

ملاحظہ فرمایئے چند اقتباسات (ادارہ)

1. مولانا فضل الرحمٰن کا اعترافِ حقیقت

مولانا فضل الرحمٰن (امیر جمعیت العلمائے اسلام و سیکرٹری جنرل متحدہ مجلس عمل) نے نئی دہلی جا کر یہ بیان دیا جو قومی اخبارات میں جلی سرخیوں سے شائع ہوا ''میں ان تمام لوگوں کی نمائندگی کرتا ہوں جو مذاکرات پر یقین رکھتے ہیں اور جہاد کے نام پر معصوم افراد کے قتل کو ذریعہ نہیں بناتے... جہاد وہ نہیں جو ہندوستان یا مغربی میڈیا کہتا ہے۔ اسلام کا نظریہ ہے کہ جہادِ اکبر کسی دوسرے کے خلاف نہیں بلکہ اپنے نفس کے خلاف ہوتا ہے۔ برائی، ناانصافی، عدم مساوات ناخواندگی اور جہالت کے خلاف ہوتا ہے۔ تمام مسلمانوں کو اس جہاد پر توجہ دینی چاہئے۔'' (نوائے وقت مورخہ 22/جولائی 2003ء، صفحہ 1,8)

2. سعودی عرب کے ولی عہد شہزادہ عبد اللہ کا بیان

''اسلام رواداری کا، درمیانی راستے کا مذہب ہے۔ نفرت کی تجارت کرنے اور اختلاف کو فروغ دینے والوں کی اسلام میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ شہزادہ عبد اللہ نے کہا کہ اسلامی معاشرے میں جو لوگ رہتے ہیں وہ اگر مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں تو پھر ہمیں انہیں تسلیم کر لینا چاہئے۔ ہمیں ان کی نیتوں کو ٹٹولنے کی کوشش نہیں کرنا چاہئے اور نہ ان کے سینے چیر کر دیکھنا چاہئے کہ وہ کیسے مسلمان ہیں۔ شہزادہ عبد اللہ نے کہا کہ جو لوگ اسلام کا دعویٰ کر کے معصوم لوگوں کو قتل کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہم اسلام کی خاطر ایسا کر رہے ہیں وہ جھوٹ بولتے ہیں۔''

(نوائے وقت مورخہ 20/جنوری 2003ء صفحہ 15)

3. مفتی اعظم سعودی عرب شیخ عبد العزیز کا انتباہ

''اسلام کی غلط تشریح کرنے والوں کو نظر انداز کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ انتہا پسند یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں لڑ رہے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ لوگ جہاد کے نعرے لگا کر نوجوانوں کو اپنی جانب متوجہ کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ جہاد نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کو اپنے مفادات کے لئے استعمال کرنے والے کسی بھی صورت دین کی کوئی خدمات نہیں کر رہے۔'' (نوائے وقت مورخہ 24/اگست 2003ء صفحہ 3)

4. مفتی اعظم سعودی عرب کے خطبہ حج سے اقتباسات (بر موقع حج 2004ء)

الشیخ نے اپنے خطبہ حج میں دہشت گردی کو اسلام کے منافی قرار دیتے ہوئے اس کی شدید مذمت کی اور کہا کہ جہاد کے نام پر اللہ کے بندوں کو نقصان پہنچانے والا اللہ کا بدترین دشمن ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے اوپر ظلم حرام کر دیا تو دوسرے بھی ظلم نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو اللہ کے بندوں کو قتل کرتا ہے، ان کے جان و مال کو تباہ کرتا ہے، اسے سولی پر چڑھا دیا جائے اور نشان عبرت بنا دیا جائے... دہشت گردی اور تفرقہ پھیلانے والے مسلمان نہیں ہو سکتے نہ ہی مسلمان دوسرے بھائی کو کافر قرار دے سکتا ہے۔ مفتی اعظم نے کہا کہ اے اللہ! ہم دعا کرتے ہیں کہ آپ ہمارے دلوں کو جوڑ دیں۔ ہماری ذلت کو عزت میں بدل دیں۔ اے اللہ! ہمارے اعمال کی اصلاح فرما دے۔'' ''دنیا والوں کو جان لینا چاہئے کہ اسلام امن، ہدایت اور خیر کا دین ہے... انہوں نے کہا کہ ہم کون ہوتے ہیں جو دوسروں کی زندگیوں اور موت کا فیصلہ کریں۔ ہم کون ہوتے ہیں جو انہیں قتل اور تباہ کریں۔ آج انہی لوگوں کی وجہ سے اسلام اور دعوت اسلام کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے۔ اور اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کی جارہی ہے جبکہ اسلام امن و آشتی کا پیغامبر ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو اپنے تمام اعمال میں اللہ سے ڈرنا چاہئے۔'' (نوائے وقت 04-2-1 صفحہ 1)

''اسلام امن و محبت کا پیغام ہے اس کے پیغام کو دنیا کے سامنے اجاگر کرنے کی ضرورت ہے... انہوں نے دُنیا بھر کے مسلمانوں پر باہمی اتحاد اور عدل و انصاف کے قیام پر زور دیتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں پر نہ صرف دوسرے مسلمانوں کا خون اور جان و مال بلکہ کسی بے گناہ اور غیر مسلموں کی عزت اور جان و مال بھی حرام ہے... انہوں نے مسلمانوں پر حصول علم پر زور دیتے ہوئے کہا کہ علم کو اہمیت نہ دینے والی قومیں برباد ہو جاتی ہیں علم دین کا اہم جزو ہے ہمیں سیاست، اقتصادیات اور زراعت جیسے دوسرے علوم پر بھی دسترس حاصل کرنا ہوگی اور دوسری قوموں کی ہر اچھائی اپنانا ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ترقی کا راز قرآن و سنت کی پیروی میں پوشیدہ ہے۔ انہوں نے کہا کچھ مسلمان نوجوان گمراہی میں دوسروں کے ہاتھوں میں کھیل کر مسلمانوں کے جان و مال سے بھی کھیل رہے ہیں۔ مسلمانوں کا یہ گمراہ ٹولہ مسلمانوں کے لئے ہی نقصان کا باعث بن رہا ہے۔''

(مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 20/جنوری 2005ء صفحہ 1)

جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کے 40ویں جلسہ سالانہ 2006ء میں مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر نشر ہونے والے Live پروگرام

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا 40واں جلسہ سالانہ مورخہ 28-29-30 جولائی 2006ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بابرکت موقع پر خطبہ جمعہ کے علاوہ چار خطابات ارشاد فرمائیں گے۔ اس جلسہ کے تمام پروگرام M.T.A پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کئے جائیں گے۔ ہندوستانی وقت کے مطابق تفصیل درج ذیل ہے۔ احباب جماعت اس روحانی جلسہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کریں۔

جمعۃ المبارک 28 جولائی 2006

5:30 بجے سہ پہر — خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
8:55 بجے رات — پرچم کشائی
9:00 بجے رات — تلاوت ترجمہ و نظم
افتتاحی خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

ہفتہ 29 جولائی 2006ء

2:30 بجے دوپہر — تلاوت قرآن کریم و نظم
2:50 بجے دوپہر — تقریر ''انڈونیشیا میں احمدیت''
(مولانا عبد الباسط شاہد صاحب امیر جماعت احمدیہ انڈونیشیا
3:20 بجے دوپہر — تقریر (انگریزی)
''دور حاضر کے خطرات اور دینی اقدار کی حفاظت''
(مکرم بلال ایٹکنسن صاحب ریجنل امیر شمالی مشرقی برطانیہ)
3:50 بجے دوپہر — نظم
4:00 بجے دوپہر، تقریر ''فتح مکہ میں رسول اکرم ﷺ کا اسوہ حسنہ''
(مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل)
4:30 بجے سہ پہر — حضور انور کا خواتین سے خطاب
8:00 بجے شام — تقاریر۔ مہمانان گرامی
8:30 بجے رات — تلاوت نظم
حضور انور کا دوسرے روز کا خطاب

اتوار 30 جولائی 2006ء

2:30 بجے دوپہر — تلاوت قرآن کریم، نظم
2:50 بجے دوپہر — تقریر (انگریزی) ''حضرت مسیح موعود کا عشق قرآن''
(مکرم افتخار احمد صاحب ایاز OBE)
3:20 بجے دوپہر — نظم
3:30 بجے دوپہر — تقریر۔ (انگریزی)
''غیبی تائید و نصرت خدا کی ہستی کا ثبوت ہے''
(مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر یو۔کے)
4:00 بجے دوپہر — نظم
4:10 بجے دوپہر — تقاریر مہمانان گرامی
4:40 بجے سہ پہر — تقریر ''احمدیت کا پیدا کردہ انقلاب''
ڈاکٹر عبد الخالق خالد صاحب، نائب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان
5:40 بجے سہ پہر — عالمی بیعت
8:00 بجے شام — تقاریر مہمانان گرامی
8:30 بجے رات — تلاوت، قصیدہ عربی و نظم
(اختتامی خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ)

☆☆☆